DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC REALTEIONS
BALOCHISTAN

نظامتِ اعلیٰ تعلقاتِ عامہ
حکومتِ بلوچستان

NO.DGPR(PRESS CLIPPING)/ 150

DATED 13-02-2026.

SUBJECT:- PRESS CLIPPINGS.

kindly find enclosed here with a set of press clipping of Local/National Newspapers for information and necessary action.

for (Director General)

The Press Secretary to
Chief Minister, Balochistan, Quetta.

RAMZAY ROAD QUETTA

PHONE NO: 081-9202548-9201615-9201956, FAX NO:081-9201108
e-mail: dgprquettabalochistan@.com, dgprquetta.advt@gmail.com

CamScanner

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مورخہ 13.02.2026

نمبر شمار	قومی ومقامی خبریں	اخبارات
01	ضلع شیرانی کوختم کرنے سے متعلق تاثر وحقائق کے منافی عوام کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا جائے گا، سرفراز بگٹی۔	جنگ ودیگراخبارات
02	کالعدم تنظیمیں ترقیاتی منصوبوں پر بھتہ لینے کی کوشش کررہی ہیں، سردار کھیتران۔	جنگ ودیگراخبارات
03	خواتین کے لیے منصفانہ ماحول کی تشکیل میں کردارادا کرنا ہوگا، ربابلیدی۔	انتخاب ودیگراخبارات
04	عوامی اعتماد پر پورااترنے کے لیے تمام وسائل بروئے کارلائیں گے، علی مددجتک۔	مشرق ودیگراخبارات
05	سرکاری املاک کونقصان پہنچانااور قومی وسائل کی چوری ناقابل قبول ہے، سلیم کھوسہ۔	جنگ ودیگراخبارات
06	فوڈاتھارٹی کی کاروائی بیکنگ یونٹ سیل 20 سے زائد مراکز کو جرمانہ۔	مشرق ودیگراخبارات
07	شجرکاری مہم موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی حکمت عملی کا حصہ ہے، چیف سیکرٹری۔	جنگ ودیگراخبارات
08	بلوچستان میں دنیا کا سب سے بڑاسولرسالٹ منصوبہ شروع کرنے کی تیاری۔	جنگ ودیگراخبارات
09	کوئٹہ میں تین روزہ بسنت میلے کا آغاز آج شہریوں میں خوشی کی لہردوڑگئی۔	جنگ ودیگراخبارات
10	ٹیکس دہندگان کے مسائل کا خاتمہ اولین ترجیح ہے، وفاقی ٹیکس محتسب۔	جنگ ودیگراخبارات
11	تعلیمی اداروں پرغیرقانونی قبضہ ہرگز برداشت نہیں کیاجائے، گاڈی سی کوئٹہ۔	جنگ ودیگراخبارات
12	گوادرمیں پانی کی موثر فراہمی کے لیے نیاانتظامی فریم ورک نافذ کرنے کا اعلان۔	جنگ ودیگراخبارات
13	ڈیرہ بگٹی اورکیچ میں پولیووائرس کی موجودگی کی تصدیق۔	جنگ ودیگراخبارات
14	جامشورومیں پشتون خاتون کے ساتھ زیادتی اورافسوسناک قتل قابل مذمت ہے، پشتونخواہ نیپ۔	جنگ ودیگراخبارات
15	میرعبدالقدوس بزنجودورسے اپوزیشن اورحکومت کے مثالی تعلقات چلارہے ہیں، ضیاءلانگو۔	جنگ ودیگراخبارات
16	سندھ اسمبلی میں شراب خانوں پرپابندی کی قرارداد کامستردہونا قابل مذمت ہے، مولانالونی۔	جنگ ودیگراخبارات
17	بلوچستان کوحقوق دینے کے لیے طاقتورطبقات کوسنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، ہدایت الرحمٰن۔	جنگ ودیگراخبارات
18	آل پارٹیزاورگرینڈالائنس کے رہنماؤں کی صوبائی وزیرخزانہ سے مسائل پرمذاکرات۔	جنگ ودیگراخبارات
19	بلوچستان کی حقیقی قیادت نے ہمیشہ عوامی مفاد کے لیے کردارادا کیا، بی این پی۔	جنگ ودیگراخبارات

امن وامان:

نواں کلی رہزن کے روپ میں بی سی کا اہلکار مالک کی فائرنگ سے ہلاک، کوئٹہ نشے کی عادی شخص سے دستی بم برآمدگرفتارکرلیا گیا، مکران سکاؤٹس نے 375 کلوآئس قبضے میں لے کرڈرائیورکوگرفتارکرلیا، سوئی میں گھریلو چاکی پر شوہر نے بیوی کو ہلاک کردیا، قلعہ عبداللہ کلی میزئی میں فائرنگ سے 12 سالہ بچے سمیت دوافراد ہلاک، تربت پولیس نے 29 افغان باشندوں کوگرفتارکرلیا، برروری پولیس کا فحاشی کے اڈے پر چھاپانائکہ اورتین خواتین سمیت سات گرفتار، نصیرآباد 60 کلو سے زائدچرس برآمد ملزمان فرار۔

DIRECTORATE
GENERAL PUBLIC RELATIONS
BALOCHISTAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

مسائل :

جناح روڈ کے مین ہولز ڈھکن بڑا حادثہ ہونے سے پہلے لگائے جائیں شہری، کوئٹہ کراچی شارہ کی فوری دورویہ تعمیر ناگزیر ہے ٹرانسپورٹرز۔

مورخہ 13.02.2026

اداریہ :

روزنامہ آزادی کوئٹہ **نے "دیرینہ مسائل کے حل کے لئے وزیر اعلیٰ بلوچستان کا دوٹوک عزم !"** کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے کہ وزیر اعلی بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں امن وامان پر بحث کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے دیرینہ عوامی مسائل کے حل، صوبے کی تعمیر وترقی وخوشحالی کے لئے دوٹوک عزم کا اعادہ کیا ہے اور سکیورٹی فورسز اور معصوم شہریوں کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت امن کے قیام، نوجوانوں کو مواقع کی فراہمی اور ترقیاتی عمل کے تسلسل کے لئے پرعزم ہے انہوں نے کہا کہ جو عناصر عام شہریوں، مردوں، خواتین اور بچوں کو قتل کرتے ہیں، ان کے ہمدرد اس قتل عام کو محرومیوں سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ جن مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے وہ پورے ملک کو درپیش ہیں۔ انہوں نے میڈیا سے اپیل کی کہ بلوچستان کی محرومیوں اور تشدد کو الگ الگ رکھا جائے۔ وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا بلوچستان اسمبلی میں امن وامان پر بحث کے دوران خطاب نہ صرف ایک جامع خطاب تھا بلکہ ایک واضح، دوٹوک اور قومی مفاد پر مبنی پالیسی موقف کا اظہار بھی تھا۔ ان کی گفتگو میں جہاں سکیورٹی فورسز اور معصوم شہریوں کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کیا گیا، وہیں دہشت گردی، تشدد اور بندوق کی سیاست کے خلاف غیر مبہم پیغام دیا گیا بلوچستان میں امن، ترقی اور استحکام کے قیام کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومت ہمہ گیر اقدامات کر رہی ہیں، اور یہ وقت اتحاد، آئین کی پاسداری اور اجتماعی دانش کے ساتھ آگے بڑھنے کا ہے۔

اداریے:

روزنامہ قدرت کوئٹہ نے "**بلوچستان امن کی راہ پر تشدد کے بیانیے کی مخالفت** "کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ مشرق کوئٹہ نے "**نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی اور ترقیاتی عمل میں تیزی لانے کا عزم** "کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روز نامہ بلوچستان ایکسپریس کوئٹہ نے "Every School Open Every Child Welcome" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

روزنامہ بلوچستان ٹائم کوئٹہ نے "Focusing Quetta City" کے عنوان سے اداریہ تحریر کیا ہے۔

مضامین:

روزنامہ زمانہ کوئٹہ نے "**مذاکرات کی دعوت اور بلوچستان کا متفقہ پیغام** "کے عنوان سے خلیل احمد کا مضمون تحریر کیا ہے۔

روزنامہ آزادی کوئٹہ نے "**بلوچستان میں تشدد کی نئی لہر** "کے عنوان سے ڈاکٹر محمد عبداللہ اویس کا مضمون تحریر کیا ہے۔

برائے ڈائریکٹر جنرل
نظامت تعلقات عامہ بلوچستان

CamScanner

THE DAILY JANG QUETTA
روزنامہ جنگ کوئٹہ
بانی میر خلیل الرحمٰن
جلد 55 جمعۃ المبارک 24 شعبان المعظم 1447ھ 13 فروری 2026ء نمبر 44

عوام کو اعتماد میں لیے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا جائے گا

ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق تاثر حقائق کے منافی

سرفراز بگٹی

کسی قسم کے ابہام یا خدشات ہیں تو انہیں باہمی مشاورت اور مکالمے کے ذریعے دور کیا جائیگا، قبائلی عمائدین ومعتبرین سے خطاب

ژوب (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ضلع شیرانی کی انتظامی حیثیت ختم کرنے سے متعلق پھیلایا جانے والا تاثر حقائق کے منافی ہے حکومت نے ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق تاحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا انہوں نے یہ بات جمعرات کو ضلع ژوب میں قبائلی عمائدین اور معتبرین سے خطاب کرتے ہوئے کہی وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ حکومت بلوچستان عوامی امنگوں اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتی ہے اور کسی بھی ضلع کی حیثیت سے متعلق کوئی قدم مقامی نمائندوں اور عوام کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں اٹھایا جائے گا انہوں نے کہا کہ ضلع شیرانی میں ایک عرصہ سے بعض انتظامی افسران کی عدم موجودگی کے حوالے سے اعلیٰ سطحی بات چیت میں غور کیا گیا اور انتظامی ہیڈ کوارٹر کے تعین سے متعلق امور زیر بحث آئے اس ضمن میں ضلع شیرانی کے حوالے سے اگر کسی قسم کے ابہام یا خدشات موجود ہیں تو انہیں باہمی مشاورت اور مکالمے کے ذریعے دور کیا جائے گا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اس معاملے پر ضلع شیرانی کے مقامی رکن صوبائی اسمبلی، علاقائی عمائدین، عوام اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ایک اور تفصیلی نشست منعقد کی جائے گی تاکہ انتظامی امور کا جامع جائزہ لے کر انہیں مزید مؤثر اور بہتر بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد انتظامی ڈھانچے کو مستحکم کرنا اور عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنا ہے وزیراعلیٰ نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی، استحکام اور مؤثر حکمرانی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت صوبے کے ہر خطے کو یکساں اہمیت دیتی ہے اور عوام کے اعتماد کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا وزیراعلیٰ نے ضلع ژوب آمد پر عوام اور قبائلی عمائدین کی جانب سے پرتپاک استقبال پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کی محبت اور اعتماد ان کے لیے باعث فخر ہے اس موقع پر صوبائی وزیر انڈسٹریز اینڈ کامرس سردار کوہیار خان ڈومکی صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، ژوب سے منتخب رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر محمد نواز کبزئی، چیف آف مندوخیل سردار محمد ایوب مندوخیل، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان سیکرٹری انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ محمد ایاز خان مندوخیل سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ آغا فیصل بھی موجود تھے قبل ازیں ژوب ائیرپورٹ پر ایم پی اے ڈاکٹر نواز کبزئی، ایڈیشنل کمشنر ژوب ڈویژن محمد اجمل مندوخیل ڈی آئی جی ژوب رینج محمد کاشف ڈپٹی کمشنر ژوب محمد عارف زرکون ڈپٹی کمشنر شیرانی حضرت ولی ایس پی ژوب شوکت علی مہمند نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کا استقبال کیا وزیراعلیٰ بلوچستان کو پولیس کے چاک و چوبند دستے نے گارڈ آف آنرز پیش کیا اور سلامی دی۔

ژوب۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی قبائلی عمائدین ومشران سے خطاب کررہے ہیں

وزیراعلیٰ سرفراز بگٹی ژوب پہنچنے پر استقبال کرنیوالے بچوں سے شفقت کا اظہار کررہے ہیں

Bullet No. 1

Page No. 2

Daily MASHRIQ QUETTA

اللہ ہی کے لئے ہیں مشرق و مغرب (قرآن حکیم)

روزنامہ مشرق کوئٹہ

چیف ایگزیکٹو: سید ممتاز احمد

جلد 54 جمعہ 24 شعبان 1447ھ 13 فروری 2026ء صفحات 08 شمارہ 221

رجسٹرڈ BC-m-13 Email. mashriqqta2008@gmail.com PTCL 081-2827345 081-2827344 قیمت 35 روپے

شیرانی کی انتظامی حیثیت ختم کرنے کا تاثر حقائق کے منافی ہے، وزیر اعلیٰ

کسی ضلع سے متعلق کوئی قدم عوام کو اعتماد میں لئے بغیر نہیں اٹھایا جائیگا، صوبائی حکومت عوامی امنگوں کے مطابق فیصلے کرتی ہے

بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی، استحکام اور موثر طرز حکمرانی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہے، سرفراز بگٹی

ژوب (آن لائن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ضلع شیرانی کی انتظامی حیثیت ختم کرنے سے متعلق پھیلایا جانے والا تاثر حقائق کے منافی ہے حکومت نے ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق تاحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا انہوں نے یہ بات جمعرات کو ضلع ژوب میں قبائلی عمائدین اور معتبرین سے خطاب کرتے ہوئے کہی وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ حکومت بلوچستان عوامی امنگوں اور زمینی حقائق کو مدنظر......... بقیہ 5 صفحہ نمبر 7 پر

ژوب: وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی شہید پولیس اہلکار اشرف کے لواحقین سے فاتحہ خوانی کررہے ہیں

رکھتے ہوئے فیصلے کرتی ہے اور کسی بھی ضلع کی حیثیت سے متعلق کوئی قدم مقامی نمائندوں اور عوام کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں اٹھایا جائے گا انہوں نے کہا کہ ضلع شیرانی میں ایک عرصہ سے بعض انتظامی افسران کی عدم موجودگی کے حوالے سے اعلیٰ سطحی بات چیت میں غور کیا گیا اور انتظامی ہیڈکوارٹر کے تعین سے متعلق امور زیر بحث آئے اس ضمن میں ضلع شیرانی کے حوالے سے اگر کسی قسم کے ابہام یا خدشات موجود ہیں تو انہیں باہمی مشاورت اور مکالمے کے ذریعے دور کیا جائے گا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اس معاملے پر ضلع شیرانی کے مقامی رکن صوبائی اسمبلی، علاقائی عمائدین، عوام اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ایک اور تفصیلی نشست منعقد کی جائے گی تاکہ انتظامی امور کا جامع جائزہ لے کر انہیں مزید موثر اور بہتر بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد انتظامی ڈھانچے کو مستحکم کرنا اور عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنا ہے وزیر اعلیٰ نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی، استحکام اور موثر حکمرانی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت صوبے کے ہر خطے کو یکساں اہمیت دیتی ہے اور عوام کے اعتماد کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا وزیر اعلیٰ نے ضلع ژوب آمد پر عوام اور قبائلی عمائدین کی جانب سے پرتپاک استقبال پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کی محبت اور اعتماد ان کے لیے باعث فخر ہے

ژوب، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی و دیگر تقریب کے دوران قومی ترانہ کے احترام میں کھڑے ہیں

ژوب، وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی قبائلی عمائدین و مشران سے خطاب کررہے ہیں

ژوب: وزیر اعلیٰ سرفراز بگٹی سے پیپلز پارٹی کا وفد ملاقات کررہا ہے

CLIPPING SERVICE

DIRECTORA[TE] GENERAL OF P[UBLIC] RELATIONS BALO[CHISTAN]

نظامت اعلیٰ تعلقا[ت عامہ]
حکومت بلوچس[تان]

Bullet No. 1

Page No. 3

روزنامہ ایکسپریس کوئٹہ سینچری

پاکستان کے 11 شہروں سے بیک وقت شائع ہونے والا واحد اخبار

جلد 24 شمارہ 63 | جمعۃ المبارک، 24 شعبان المعظم، 13 فروری 2026، صفحات 8 قیمت 40 روپے

تمام اضلاع کی متوازن ترقی اور مؤثر حکمرانی ترجیحات میں شامل: وزیر اعلیٰ

ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق حتمی فیصلہ نہیں کیا، انتظامی حیثیت ختم کرنے سے متعلق پھیلایا جانے والا تاثر غلط

مقامی نمائندوں، عوام کو اعتماد میں لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا جائیگا، عمائدین سے خطاب، پرتپاک استقبال پر شکریہ

ژوب (خ ن) وزیر اعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ضلع شیرانی کی انتظامی حیثیت ختم کرنے سے متعلق پھیلایا جانے والا تاثر حقائق کے منافی ہے حکومت نے ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق تاحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا انہوں نے یہ بات ضلع ژوب میں قبائلی عمائدین اور معتبرین سے خطاب کرتے ہوئے کہی۔ وزیر اعلیٰ نے واضح کیا کہ حکومت بلوچستان عوامی امنگوں اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے (باقی صفحہ 5 نمبر 14)

ہوئے فیصلے کرتی ہے اور کسی بھی ضلع کی حیثیت سے متعلق کوئی قدم مقامی نمائندوں اور عوام کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں اٹھایا جائے گا انہوں نے کہا کہ ضلع شیرانی میں ایک عرصہ سے بعض انتظامی افسران کی عدم موجودگی کے حوالے سے اعلیٰ سطحی بات چیت میں غور کیا گیا اور انتظامی ہیڈکوارٹر کے تعین سے متعلق امور زیر بحث آئے اس ضمن میں ضلع شیرانی کے حوالے سے اگر کسی قسم کے ابہام یا خدشات موجود ہیں تو انہیں باہمی مشاورت اور مکالمے کے ذریعے دور کیا جائے گا۔ میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اس معاملے پر ضلع شیرانی کے مقامی رکن صوبائی اسمبلی، علاقائی عمائدین، عوام اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ایک اور تفصیلی نشست منعقد کی جائے گی تاکہ انتظامی امور کا جامع جائزہ لے کر انہیں مزید مؤثر اور بہتر بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد انتظامی ڈھانچے کو مستحکم کرنا اور عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنا ہے وزیر اعلیٰ نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی، استحکام اور مؤثر حکمرانی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت صوبے کے ہر خطے کو یکساں اہمیت دیتی ہے اور عوام کے اعتماد کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا وزیر اعلیٰ نے ضلع ژوب آمد پر عوام اور قبائلی عمائدین کی جانب سے پرتپاک استقبال پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کی محبت اور اعتماد ان کے لیے باعث فخر ہے اس موقع پر صوبائی وزیر انڈسٹریز اینڈ کامرس سردار کوہیار خان ڈومکی صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ ژوب سے منتخب رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر محمد نواز کبزئی، چیف آف مندوخیل سردار محمد ایوب مندوخیل، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان سیکرٹری انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ محمد ایاز خان مندوخیل سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ آغا فیصل بھی موجود تھے قبل ازیں ژوب ایئرپورٹ پر ایم پی اے ڈاکٹر نواز کبزئی، ایڈیشنل کمشنر ژوب ڈویژن محمد اجمل مندوخیل ڈی آئی جی ژوب رینج محمد کاشف ڈپٹی کمشنر ژوب محمد عارف زرکون ڈپٹی کمشنر شیرانی حضرت ولی ایس پی ژوب شوکت علی مہمند نے وزیر اعلیٰ بلوچستان کا استقبال کیا وزیر اعلیٰ بلوچستان کو پولیس کے چاق و چوبند دستے نے گارڈ آف آنر پیش کیا اور سلامی دی۔

ژوب: وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی قبائلی عمائدین ومشران سے خطاب کر رہے ہیں

ژوب، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی 31 جنوری کو کوئٹہ میں شہید ہونے والے پولیس جوان محمد اشرف کے لواحقین سے تعزیت وفاتحہ خوانی کر رہے ہیں

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Bullet No. 1

Page No. 4

THE DAILY INTEKHAB (Quetta)

روزنامہ انتخاب کوئٹہ

رجسٹرڈ نمبر بی سی I-4

قیمت 30 روپے

صفحات 6

www.dailyintekhab.PK
Intekhabnews@gmail.com.
Quetta Ph:081-2822909

جلد نمبر 33 | جمعۃ المبارک 13 فروری 2026ء بمطابق 24 شعبان المعظم 1447ھ | شمارہ نمبر 44

ضلع شیرانی کی حیثیت برقرار

بلوچستان کے تمام اضلاع کی ترقی حکومتی ترجیح ہے، وزیراعلیٰ

عوام کو اعتماد میں لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا جائیگا' شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق گردش کرنیوالی خبریں بے بنیاد ہیں' تاحال کوئی فیصلہ نہیں کیا

ایم پی اے اور ضلعی انتظامیہ کیساتھ دوبارہ نشست میں معاملات مشاورت سے طے کئے جائینگے' سرفراز بگٹی کا ژوب میں خطاب

کوئٹہ (آئی این پی) وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق گردش کرنے والی خبریں بے بنیاد ہیں اور حکومت نے تاحال ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا۔ انہوں نے واضح کیا کہ عوام کو اعتماد میں لئے بغیر کوئی قدم نہیں اٹھایا جائے گا اور ضلع شیرانی کی حیثیت برقرار

بقیہ نمبر 77 صفحہ 5 پر

ہے۔ ژوب میں قبائلی عمائدین اور عوام سے خطاب کرتے ہوئے وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی نے پرتپاک استقبال پر شکریہ ادا کیا اور کہا کہ حکومت انتظامی بہتری اور عوامی سہولت کو مدنظر رکھ کر فیصلے کرتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ شیرانی سے متعلق امور پر مقامی ایم پی اے اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ دوبارہ نشست کی جائے گی تاکہ تمام معاملات مشاورت سے طے ہوں۔ وزیراعلیٰ کا کہنا تھا کہ بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی حکومت کی اولین ترجیح ہے اور کسی بھی علاقے کے ساتھ ناانصافی نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے قبائلی عمائدین کو یقین دلایا کہ صوبائی حکومت عوامی مفاد کو سامنے رکھتے ہوئے شفاف اور مشاورتی عمل کے ذریعے فیصلے کرے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE
DIRECTO[RATE]
GENERAL O[F PUBLIC]
RELATIONS BA[LOCHISTAN]
نظامت اعلیٰ
حکومت
Bullet No. 1
Page No. 5

Daily AZADI Quetta
روزنامہ آزادی کوئٹہ
بانی صدیق بلوچ
جلد نمبر۔27 | جمعہ 13 فروری 2026ء بمطابق 24 شعبان المعظم 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ نمبر۔44

شیرانی کی ضلعی حیثیت سے متعلق فیصلے میں عوام کو اعتماد میں لیا جائیگا، وزیر اعلیٰ بلوچستان

ضلع شیرانی کی انتظامی حیثیت ختم کرنے سے متعلق پھیلایا جانے والا تاثر حقائق کے منافی ہے حکومت نے ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق تاحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا

حکومت عوامی امنگوں اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتی ہے، ضلع شیرانی کے حوالے سے ابہام خدشات کو باہمی مشاورت اور مکالمے کے ذریعے دور کیا جائے گا

بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی، استحکام اور موثر حکمرانی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں، عوام کے اعتماد کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا، قبائلی عمائدین، معتبرین سے خطاب

ژوب (خ ن) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ضلع شیرانی کی انتظامی حیثیت ختم کرنے سے متعلق پھیلایا جانے والا تاثر حقائق کے منافی ہے حکومت نے ضلع (بقیہ نمبر10 صفحہ نمبر2 پر)

ژوب، وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی قبائلی عمائدین معتبرین سے خطاب کر رہے ہیں

شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق تاحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا انہوں نے یہ بات جمعرات کو ضلع ژوب میں قبائلی عمائدین اور معتبرین سے خطاب کرتے ہوئے کہی وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ حکومت بلوچستان عوامی امنگوں اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتی ہے اور کسی بھی ضلع کی حیثیت سے متعلق کوئی قدم مقامی نمائندوں اور عوام کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں اٹھایا جائے گا انہوں نے کہا کہ ضلع شیرانی میں ایک عرصے سے بعض انتظامی افسران کی عدم موجودگی کے حوالے سے اعلیٰ سطحی بات چیت میں غور کیا گیا اور انتظامی ہیڈ کوارٹر کے تعین سے متعلق امور زیر بحث آئے اس ضمن میں ضلع شیرانی کے حوالے سے اگر کسی قسم کے ابہام یا خدشات موجود ہیں تو انہیں باہمی مشاورت اور مکالمے کے ذریعے دور کیا جائے گا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اس معاملے پر ضلع شیرانی کے مقامی رکن صوبائی اسمبلی، علاقائی عمائدین، عوام اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ایک اور تفصیلی نشست منعقد کی جائے گی تاکہ انتظامی امور کا جامع جائزہ لے کر انہیں مزید موثر اور بہتر بنایا جا سکے انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد انتظامی ڈھانچے کو مستحکم کرنا اور عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنا ہے وزیراعلیٰ نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی، استحکام اور موثر حکمرانی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت صوبے کے ہر خطے کو یکساں اہمیت دیتی ہے اور عوام کے اعتماد کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا وزیراعلیٰ نے ضلع ژوب آمد پر عوام اور قبائلی عمائدین کی جانب سے پرتپاک استقبال پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کی محبت اور اعتماد ان کے لیے باعث فخر ہے اس موقع پر صوبائی وزیر انڈسٹریز اینڈ کامرس سردار کوہیار خان ڈومکی صوبائی وزیر صحت بخت محمد کاکڑ، ژوب سے منتخب رکن صوبائی اسمبلی ڈاکٹر محمد نواز کبزئی، چیف آف مندوخیل سردار محمد ایوب مندوخیل، چیف سیکرٹری بلوچستان شکیل قادر خان، آئی جی پولیس بلوچستان محمد طاہر خان سیکرٹری انفارمیشن ٹیکنالوجی ڈیپارٹمنٹ محمد ایاز خان مندوخیل سیکرٹری سروسز اینڈ جنرل ایڈمنسٹریشن ڈیپارٹمنٹ آغا فیصل بھی موجود تھے قبل ازیں ژوب ایئرپورٹ پر ایم پی اے ڈاکٹر نواز کبزئی، ایڈیشنل کمشنر ژوب ڈویژن محمد اجمل مندوخیل ڈی آئی جی ژوب رینج محمد کاشف ڈپٹی کمشنر ژوب محمد عارف زرکون ڈپٹی کمشنر شیرانی حضرت ولی ایس پی ژوب شوکت علی مہمند نے وزیراعلیٰ بلوچستان کا استقبال کیا وزیراعلیٰ بلوچستان کو پولیس کے چاک و چوبند دستے نے گارڈ آف آنرز پیش کیا اور سلامی دی

ژوب، وزیراعلیٰ بلوچستان سرفراز بگٹی ایک بزرگ شہری کے مسائل سن رہے ہیں

THE DAILY
BAAKHABAR
QUETTA

روزنامہ باخبر کوئٹہ

بانی
اکرام اللہ خان

جلد 30 | جمعہ 13 فروری 2026ء بمطابق 24 شعبان 1447ھ قیمت 20 روپے | شمارہ 44

صوبے کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی حکومت کی اولین ترجیح ہے، وزیراعلیٰ

صوبے کے ہر علاقے کی ترقی کے لیے اقدامات جاری رہیں گے، ضلع شیرانی کی حیثیت برقرار ہے، تمام معاملات مشاورت سے طے ہونگے

شیرانی سے متعلق انتظامی اور ترقیاتی امور پر مقامی ایم پی اے اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ دوبارہ نشست کی جائے گی، دورہ ژوب کے موقع پر عمائدین سے خطاب

ژوب (خ ن + اے این این) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے ضلع شیرانی کو ختم کرنے کا تاثر بے بنیاد قرار دیتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت نے تاحال ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا اور ضلع شیرانی کی حیثیت برقرار ہے بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی حکومت کی اولین ترجیح ہے اور صوبے کے ہر علاقے کی ترقی کے لیے اقدامات جاری رہیں گے، ان خیالات کا اظہار انہوں نے ژوب دورے کے موقع پر عوام اور قبائلی عمائدین سے خطاب کرتے ہوئے کیا انہوں نے واضح کیا کہ حکومت نے تاحال ایسا کوئی فیصلہ نہیں کیا اور ضلع شیرانی کی حیثیت برقرار ہے وزیراعلیٰ نے ژوب میں عوام اور قبائلی عمائدین کی جانب سے پرتپاک استقبال پر اظہار تشکر کرتے ہوئے کہا کہ عوام کا اعتماد حکومت کے لیے باعث حوصلہ ہے۔

وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی ژوب پہنچنے پر پھول پیش کرنیوالی بچی سے اظہار شفقت کر رہے ہیں

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIREC...
GENERAL...
RELATIONS...

نظامت اعلیٰ ت...
حکومت ب...

Bullet No. 1

Page No. 7

DAILY ZAMANA

روزنامہ زمانہ کوئٹہ

بانی: سید فصیح اقبال

چیف ایڈیٹر: محمد حیدر امین

رجسٹرڈ نمبر بی سی-1

جلد 81 | جمعہ 13 فروری 2026ء 24 شعبان المعظم 1447ھ | صفحات 6 | قیمت 20 روپے | شمارہ 44

وزیراعلیٰ بلوچستان

بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی اولین حکومتی ترجیح ہے

ضلع شیرانی کی ضلعی حیثیت سے متعلق کوئی بھی فیصلہ مقامی نمائندوں اور عوام کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں کیا جائے گا، میر سرفراز بگٹی

شیرانی سے متعلق انتظامی اور ترقیاتی امور پر مقامی ایم پی اے اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ دوبارہ نشست کی جائے گی تاکہ تمام معاملات مشاورت سے طے کیے جاسکیں

ژوب (این این آئی، اے این این) وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ ضلع شیرانی کی انتظامی حیثیت ختم کرنے سے متعلق پھیلایا جانے والا تاثر حقائق کے منافی ہے حکومت نے ضلع شیرانی کو ختم کرنے سے متعلق تاحال کوئی حتمی فیصلہ نہیں کیا انہوں نے یہ بات جمعرات کو ضلع ژوب میں قبائلی عمائدین اور معتبرین سے خطاب کرتے ہوئے کہی وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ حکومت بلوچستان عوامی امنگوں اور زمینی حقائق کو مدنظر رکھتے ہوئے فیصلے کرتی ہے اور کسی بھی ضلع کی حیثیت سے متعلق کوئی قدم مقامی نمائندوں اور عوام کو اعتماد میں لیے بغیر نہیں اٹھایا جائے گا انہوں نے کہا کہ ضلع شیرانی میں ایک عرصہ سے بعض انتظامی افسران کی عدم موجودگی کے حوالے سے اعلیٰ سطحی بات چیت میں غور کیا گیا اور انتظامی ہیڈ کوارٹر کے تعین سے متعلق امور زیر بحث آئے اس ضمن میں ضلع شیرانی کے حوالے سے اگر کسی قسم کے ابہام یا خدشات موجود ہیں تو انہیں باہمی مشاورت اور مکالمے کے ذریعے دور کیا جائے گا میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ اس معاملے پر ضلع شیرانی کے مقامی رکن صوبائی اسمبلی، علاقائی عمائدین، عوام اور ضلعی انتظامیہ کے ساتھ ایک اور تفصیلی نشست منعقد کی جائے گی تاکہ انتظامی امور کا جامع جائزہ لے کر انہیں مزید موثر اور بہتر بنایا جاسکے انہوں نے کہا کہ حکومت کا مقصد انتظامی ڈھانچے کو مستحکم کرنا اور عوام کو زیادہ سے زیادہ سہولیات فراہم کرنا ہے وزیراعلیٰ نے اپنے خطاب میں اس عزم کا اعادہ کیا کہ بلوچستان کے تمام اضلاع کی متوازن ترقی، استحکام اور موثر حکمرانی حکومت کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں انہوں نے کہا کہ حکومت صوبے کے ہر خطے کو یکساں اہمیت دیتی ہے اور عوام کے اعتماد کو ہر صورت برقرار رکھا جائے گا۔

Balochistan Times

92 NEWS MEDIA GROUP

1 8

balochistantimes.pk @balochistantimes.pk BTimes_pk

d No. B.C.6 VOL XLV No. 1370 QUETTA Friday February 13, 2026 / Shaban-ul-Muazzam 24, 1447 R

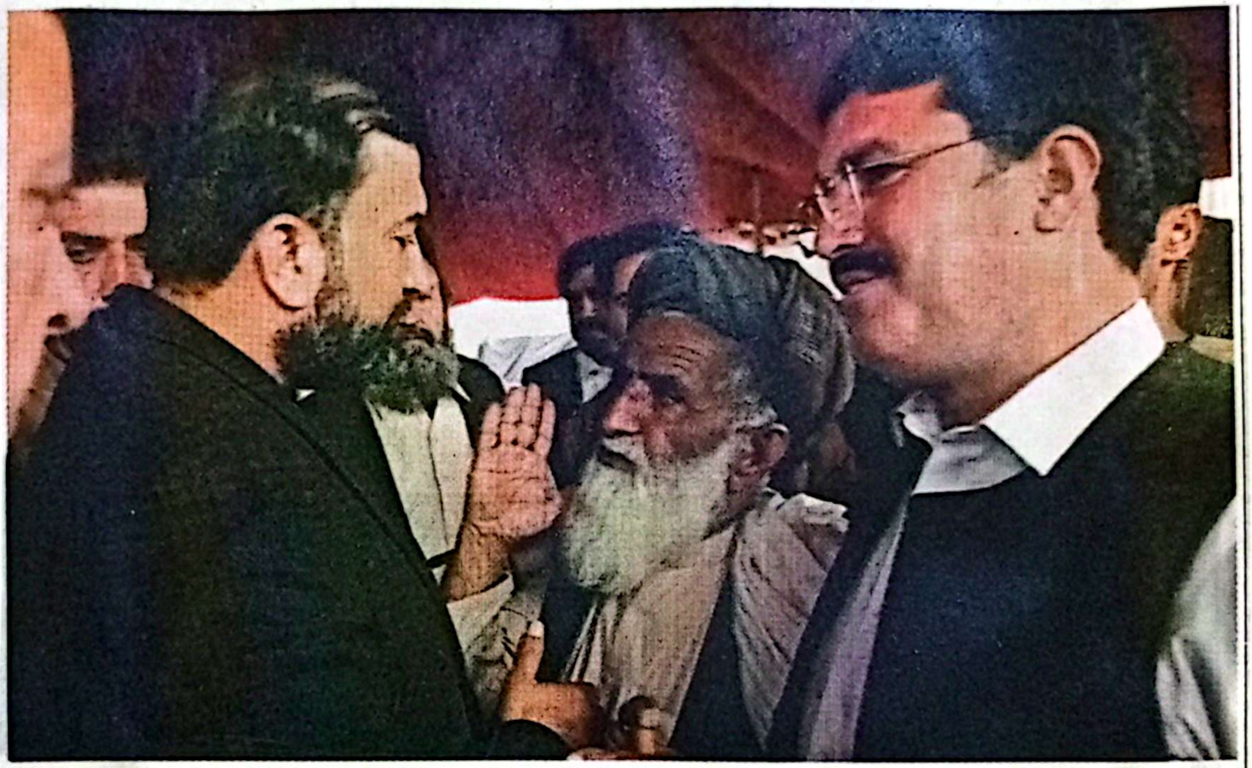

ZHOB: Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti listening to the problems of a senior citizen on Thursday.

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 1

Dated: 13 FEB 2026 Page No. 9

کالعدم تنظیمیں ترقیاتی منصوبوں پر بھتہ لینے کی کوشش کررہی ہیں، سردار کھیتران

خوف وہراس پھیلانے کی اجازت نہیں دی جائیگی، محکمے کارکردگی مزید بہتر بنائیں، خطاب

بارکھان (خ ن) صوبائی وزیر سردار عبد الرحمان کھیتران نے ضلع بارکھان کے علاقہ بغاو میں کھلی کچہری کا انعقاد کیا، جہاں عوام کو درپیش مسائل براہِ راست سنے گئے۔ کھلی کچہری میں کرنل بارکھان محمد یونس، ضلع بارکھان کے تمام متعلقہ محکموں کے افسران، قبائلی عمائدین اور شہریوں کی بڑی تعداد شریک تھی۔ اس موقع پر امن و امان کی مجموعی صورتحال، جاری ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت، تعلیمی سرگرمیوں کے فروغ اور عوامی شکایات پر تفصیلی گفتگو کی گئی۔ صوبائی وزیر نے واضح ہدایات جاری کیں کہ عوامی مسائل کے حل میں کسی قسم کی غفلت یا تاخیر برداشت نہیں کی جائے گی اور تمام محکمے اپنی کارکردگی مزید بہتر بنائیں۔ کھلی کچہری سے خطاب کرتے ہوئے سردار عبدالرحمان کھیتران نے کہا کہ بعض کالعدم تنظیمیں ترقیاتی منصوبوں پر بھتہ لینے اور خوف و ہراس پھیلانے کی کوشش کرتی ہیں، لیکن انہیں ہرگز ایسا کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ یہ عناصر آزادی کے نام پر پرچیاں تقسیم کرکے ترقیاتی عمل کو سبوتاژ کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے عوام سے اپیل کی کہ وہ ریاستی اداروں کے ساتھ کندھے سے کندھا ملا کر کھڑے رہیں اور ایسے عناصر کی حوصلہ شکنی کریں۔ ان کا کہنا تھا کہ "ہم پاکستانی ہیں، پاکستان کے ساتھ ہیں اور ہماری افواج و سیکیورٹی فورسز بھی پاکستان کے دفاع اور امن کے لیے بروقت تیار ہیں۔ حالیہ سیکیورٹی آپریشنز پر ہم اپنی فورسز کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہیں جن کی بدولت علاقے میں امن واستحکام قائم ہو رہا ہے۔

خواتین کیلئے منصفانہ ماحول کی تشکیل میں کردار ادا کرنا ہوگا، ربابہ بلیدی

حکومت طویل المدتی منصوبوں پر کام کررہی ہے، نظام میں موجود خامیوں کو دور کرنا ضروری ہے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) وزیرِ اعلیٰ بلوچستان کی مشیر برائے وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے کہا ہے کہ معاشرے کے ہر فرد کو اپنی ذمہ داری کا احساس کرتے ہوئے خواتین کے لیے ایک محفوظ اور منصفانہ ماحول کی تشکیل میں کردار ادا کرنا ہوگا انہوں نے یہ بات چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری میں عورت فاؤنڈیشن اور یو این وومن کے جانب سے منعقدہ پروگرام سے خطاب کرتے ہوئے کہی پروجیکٹ کوآرڈینیٹر یاسمین مغل نے منصوبے کے بارے میں بریفنگ دی عورت فانڈیشن کے ریجنل ڈائریکٹر علاء الدین خلجی نے شرکا کا شکریہ ادا کرتے ہوئے کہا کہ عورت فاؤنڈیشن کا یہ منصوبہ ایک جامع فریم ورک پر بلوچستان کے چار اضلاع میں کام کر رہا ہے انہوں نے نیٹ ورک کے مقاصد اور بلوچستان کے تناظر میں اس کی اہمیت پر روشنی ڈالی ڈاکٹر ربابہ خان بلیدی نے کہا کہ نصیر آباد میں خواتین افسران کی تعیناتی مثبت پیش رفت ہے حکومت طویل المدتی منصوبوں پر کام کر رہی ہے اور نظام میں موجود خامیوں کو دور کرنا ضروری ہے انہوں نے میڈیکولیگل افسران کی تعیناتی کو وقت کی اہم ضرورت قرار دیتے ہوئے کہا کہ بلوچستان میں فرانزک لیبارٹری نہ ہونے کے باعث کئی کیسز میں انصاف کی فراہمی میں تاخیر ہوتی ہے جس کے حل کے لیے عملی اقدامات ناگزیر ہیں سیکرٹری وومن ڈویلپمنٹ ڈیپارٹمنٹ سائرہ عطا نے عورت فانڈیشن کو 40 ویں سالگرہ کی مبارکباد پیش کی اور کہا کہ بلوچستان میں خواتین کو درپیش مسائل کے حل اور تشدد کے خاتمے کے لیے موثر اقدامات جاری رکھے جائیں گے۔

MASHRIQ QUETTA

عوامی اعتماد پر پورا اترنے کیلئے تمام وسائل بروئے کار لائینگے، علی مدد جتک

پارٹی رہنماء اور کارکنان عوام سے رابطے مضبوط رکھیں اور انکے مسائل اجاگر کرنے میں کردار ادا کریں تاکہ انہیں بروقت حل کیا جاسکے

سریاب کی ترقی، خوشحالی اور عوامی فلاح و بہبود ہماری اولین ترجیح ہے، سریاب سے تعلق رکھنے والے پارٹی کارکنان سے ملاقات پر گفتگو

کوئٹہ (آن لائن) پاکستان پیپلز پارٹی کے مرکزی رہنما اور صوبائی وزیر حاجی علی مدد جتک سے ان کی رہائش گاہ پر سریاب سے تعلق رکھنے والے پارٹی رہنماؤں، کارکنان اور زندگی کے مختلف شعبوں سے وابستہ افراد نے ملاقات کی۔ ملاقات کرنے والوں میں معززین علاقہ، سماجی شخصیات اور پارٹی کے مقامی عہدیداران بھی شامل تھے۔ ملاقات کے دوران سریاب اور گردونواح کو درپیش عوامی و علاقائی مسائل، جاری ترقیاتی منصوبوں، بلدیاتی امور اور پارٹی کی مجموعی صورتحال پر تفصیلی تبادلہ خیال کیا گیا۔ وفود نے صوبائی وزیر کو اپنے علاقوں کے......

بقیہ 43 صفحہ نمبر 7 پر

مسائل، بنیادی سہولیات کی فراہمی، تعلیم، صحت، سڑکوں کی بہتری، پانی اور دیگر شہری ضروریات سے متعلق آگاہ کیا۔ صوبائی وزیر حاجی علی مدد جتک نے تمام وفود کی بات نہایت توجہ اور سنجیدگی سے سنی اور انہیں یقین دہانی کرائی کہ سریاب سمیت تمام علاقوں میں عوام کو درپیش مسائل کے حل، بنیادی سہولیات کی فراہمی اور علاقے کی ہمہ جہت ترقی کے لیے عملی اور موثر اقدامات کیے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان پیپلز پارٹی عوامی خدمت پر یقین رکھتی ہے اور عوام کے اعتماد پر پورا اترنے کے لیے تمام وسائل بروئے کار لائے جائیں گے۔ حاجی علی مدد جتک نے پارٹی رہنماؤں اور کارکنان پر زور دیا کہ وہ عوام سے اپنے رابطے مضبوط رکھیں اور ان کے مسائل اجاگر کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں تاکہ انہیں بروقت حل کیا جا سکے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ سریاب کی ترقی، خوشحالی اور عوامی فلاح و بہبود ان کی اولین ترجیح ہے۔

CamScanner

سرکاری املاک کو نقصان پہنچانا اور قومی وسائل کی چوری ناقابل قبول ہے، سلیم کھوسہ

کوئلہ پھاٹک فلائی اوور کے اسٹرکچر کو نقصان پہنچانے والے عناصر کے خلاف فوری طور پر قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے

فلائی اوور کی حفاظت کیلئے پولیس اہلکاروں کی مستقل ڈیوٹی لگائی جائے تاکہ آئندہ کسی تخریب کاری یا چوری کے واقعے کو روکا جا سکے

کوئٹہ (آن لائن) صوبائی وزیر مواصلات و تعمیرات میر سلیم احمد کھوسہ نے سوشل میڈیا پر وائرل ہونے والی ایک ویڈیو کا سختی سے نوٹس لیتے ہوئے سیکرٹری مواصلات و تعمیرات بابر خان کو فوری اور موثر کارروائی کی ہدایات جاری کردی ہیں۔ ویڈیو میں کچھ نامعلوم افراد کوئلہ پھاٹک فلائی اوور کے اسٹرکچر کو نقصان پہنچاتے اور اس میں استعمال ہونے والی اسٹیل چوری کرتے ہوئے دکھائی دے رہے ہیں، جس کے باعث فلائی اوور کی ساخت کو شدید نقصان پہنچنے کا خدشہ ظاہر کیا جا رہا ہے۔ صوبائی وزیر نے واقعے کو انتہائی تشویشناک قرار دیتے.........

بقیہ 44 صفحہ نمبر 7 پر

ہوئے کہا کہ سرکاری املاک کو نقصان پہنچانے اور قومی وسائل کی چوری کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی۔ انہوں نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ واقعے میں ملوث عناصر کے خلاف فوری قانونی کارروائی عمل میں لائی جائے اور فلائی اوور کی سیکیورٹی کو یقینی بنایا جائے دریں اثنا ایگزیکٹو انجینئر روڈز صدر نے موقع پر پہنچ کر کوئلہ پھاٹک فلائی اوور کا تفصیلی معائنہ کیا۔ ابتدائی جائزے کے مطابق اسٹرکچر کے بعض حصوں سے اسٹیل نکالنے کی کوشش کی گئی جس سے پل کی مضبوطی متاثر ہونے کا اندیشہ ہے۔ متعلقہ انجینئرنگ ٹیم نے نقصان کا تخمینہ لگانے اور مرمتی کام کے لیے رپورٹ تیار کرنا شروع کردی ہے۔ ایگزیکٹو انجینئر نے قریبی تھانے میں نامعلوم افراد کے خلاف ایف آئی آر درج کرادی ہے اور پولیس سے استدعا کی ہے کہ ملزمان کو جلد از جلد گرفتار کرکے قانون کے کٹہرے میں لایا جائے۔ ساتھ ہی یہ مطالبہ بھی کیا گیا ہے کہ فلائی اوور کی حفاظت کے لیے پولیس اہلکاروں کی مستقل ڈیوٹی لگائی جائے تاکہ آئندہ کسی بھی قسم کی تخریب کاری یا چوری کے واقعے کو روکا جاسکے۔

فوڈ اتھارٹی کی کارروائی، بیکنگ یونٹ سیل، 20 سے زائد مراکز کو جرمانہ

کارروائی کوئٹہ، سبی، لورالائی، صحبت پور اور پنجگور میں کی گئی، زائد المیعاد اور مضر صحت اشیاء موقع پر تلف

کوئٹہ (خ ن) صوبائی وزیر خوراک و چیئرمین بلوچستان فوڈ اتھارٹی حاجی نور محمد دمڑ کی خصوصی ہدایات پر ناقص و مضر صحت خوراک کے خاتمے کیلئے بی ایف اے کی انسپکشن ٹیمیں صوبہ بھر میں متحرک ہیں۔ کوئٹہ، سبی، لورالائی، صحبت پور اور پنجگور میں جاری کارروائیوں کے دوران کوئٹہ میں ایک بیکنگ یونٹ سیل جبکہ 20 سے زائد کھانے پینے کے مراکز پر جرمانے عائد کر دیے گئے۔ ترجمان بی ایف اے کے مطابق جرمانہ شدہ مراکز میں بیکنگ یونٹس، جنرل اسٹورز، ڈیپارٹمنٹل اسٹورز، گوشت کی دکانیں، ہوٹل و ریسٹورنٹس اور ملک شاپس شامل ہیں۔ کارروائیوں کے دوران زائد المیعاد اور مضر صحت اشیائے

بقیہ نمبر 2 صفحہ 5 پر

خورونوش کی بڑی مقدار ضبط کرکے موقع پر تلف کردی گئی۔ ترجمان بی ایف اے کے مطابق کوئٹہ میں فوڈ سیفٹی ٹیم نے اسپنی روڈ اور سی پیک روڈ پر 48 فوڈ یونٹس کا معائنہ کیا۔ سنگین خلاف ورزیوں پر ایک بیکنگ یونٹ سیل جبکہ دو مراکز پر جرمانے عائد کیے گئے۔ 44 گوشت، بیف، مٹن، پولٹری اور فش شاپس کو حتمی وارننگ نوٹس جاری کرتے ہوئے صفائی، ویسٹ منیجمنٹ، ذاتی حفظان صحت، پی پی ای کے استعمال، گوشت کھلے عام لٹکانے سے گریز اور مچھلی کو دھوپ سے بچانے سمیت ایس او پیز پر سختی سے عملدرآمد کی ہدایات دی گئیں۔ سیل شدہ بیکنگ یونٹ میں تیاری اور معیاد ختم ہونے کی تاریخ درج نہ ہونے اور ناقص ویسٹ منیجمنٹ پائی گئی، جبکہ ایک بیکنگ یونٹ کو ناقص صفائی، پیکنگ میں اخباری کاغذ کے استعمال، کریم و مکھن کی غیر معیاری اسٹوریج اور مشینری سے آئل لیکج پر جرمانہ کیا گیا۔ مزید برآں ایک جنرل اسٹور پر ممنوعہ گٹکا برآمد ہونے اور اشیائے خوردونوش کی مناسب اسٹوریج نہ ہونے پر بھی کارروائی عمل میں لائی گئی۔ مزید برآں عالمو چوک گلی الماس، ایئرپورٹ روڈ پر 37 یونٹس کی جانچ کے دوران 3 فوڈ بزنس آپریٹرز پر جرمانہ، 10 کو اصلاحی نوٹس جبکہ 27 گوشت و فش شاپس کو حتمی وارننگ جاری کی گئی۔ بغیر لائسنس کام کرنے والے تین مراکز مالکان کے خلاف بھی کارروائی کی گئی۔ میٹ شاپس مالکان کو واضح ہدایات دی گئیں کہ گوشت کھلے عام لٹکانا ممنوع ہے، صرف طلب پر کٹنگ کی جائے، روزانہ ویسٹ منیجمنٹ یقینی بنائی جائے اور کارکنان کیلئے دستانے، ہیڈ کور، ایپرن اور گم بوٹس کا استعمال لازمی بنایا جائے۔ فش اسٹالز اور وزرز کو گوشت کی حفاظت کیلئے جالی سے ڈھانپ کر دھوپ سے محفوظ رکھنے، درجہ حرارت کنٹرول، باقاعدہ صفائی و سینیٹائزیشن اور موثر پیسٹ کنٹرول کی خصوصی ہدایت کی گئی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2 Dated: 13 FEB 2026 Page No. 11

شجرکاری مہم موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی حکمت عملی کا حصہ ہے، چیف سیکرٹری

جنگلات اور ماحولیات کا تحفظ صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں عوام بھی کردار ادا کریں، گفتگو

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان نے جمعرات کے روز ماحولیاتی تحفظ، آلودگی کے خاتمے اور عوام کو صحت مند ماحول کی فراہمی کے سلسلے میں موسم بہار شجر کاری مہم کا باقاعدہ آغاز درخت لگا کر کیا۔ یہ اقدام صوبے بھر میں سبزہ زاروں کی توسیع اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے، جس میں حکومتی عہدیداروں، عوام اور نوجوانوں کی بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے چیف سیکریٹری نے کہا کہ جنگلات اور ماحولیات کا تحفظ صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ عوام کو بھی اس سلسلے میں سنجیدگی سے کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے اور انہیں شجر کاری مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ عوام کو نہ صرف نئے پودے لگانے چاہئیں بلکہ اپنے گھروں اور گردونواح میں پہلے سے موجود پودوں کی تناور درخت بننے تک حفاظت بھی کرنی چاہیے۔ اس موقع پر چیف سیکریٹری نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ نوزائیدہ پودوں کی دیکھ بھال کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ اس موقع پر سیکرٹری جنگلات عمران گچکی و دیگر بھی موجود تھے۔

MASHRIQ QUETTA

جنگلات اور ماحولیات کے تحفظ میں سنجیدہ عوامی شراکت ناگزیر ہے، چیف سیکرٹری

چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان نے ماحولیاتی تحفظ اور آلودگی کے خاتمے کے سلسلے میں درخت لگا کر موسم بہار شجر کاری مہم کا باقاعدہ آغاز کیا

یہ اقدام صوبے بھر میں سبزہ زاروں کی توسیع اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے، اس سلسلے کو ہمہ شمول بنایا جائے گا

کوئٹہ (خ ن) چیف سیکریٹری بلوچستان شکیل قادر خان نے جمعرات کے روز ماحولیاتی تحفظ، آلودگی کے خاتمے اور عوام کو صحت مند ماحول کی فراہمی کے سلسلے میں موسم بہار شجر کاری مہم کا باقاعدہ آغاز درخت لگا کر کیا۔ یہ اقدام صوبے بھر میں سبزہ زاروں کی توسیع اور موسمیاتی تبدیلیوں سے نمٹنے کی وسیع حکمت عملی کا حصہ ہے، جس میں حکومتی عہدیداروں، عوام اور نوجوانوں کی بھرپور شرکت کو یقینی بنایا جائے گا۔ اس موقع پر اظہار خیال کرتے ہوئے چیف سیکریٹری نے کہا کہ جنگلات اور ماحولیات کا تحفظ صرف حکومت کی ذمہ داری نہیں بلکہ عوام کو بھی......

بقیہ 63 صفحہ نمبر 7 پر

اس سلسلے میں سنجیدگی سے کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے اور انہیں شجر کاری مہم میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا چاہیے۔ عوام کو نہ صرف نئے پودے لگانے چاہئیں بلکہ اپنے گھروں اور گردونواح میں پہلے سے موجود پودوں کی تناور درخت بننے تک حفاظت بھی کرنی چاہیے۔ اس موقع پر چیف سیکریٹری نے متعلقہ حکام کو ہدایت کی کہ نوزائیدہ پودوں کی دیکھ بھال کو ہر صورت یقینی بنایا جائے۔ اس موقع پر سیکرٹری جنگلات عمران گچکی و دیگر بھی موجود تھے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 2 Dated: 13 FEB 2026 Page No. 12

بلوچستان میں دنیا کا سب سے بڑا سولر سالٹ منصوبہ شروع کرنے کی تیاری

آغاز سالانہ 4 ملین ٹن پیداواری صلاحیت سے کیا جائے گا، پیداوار مرحلہ وار بڑھا کر 18 ملین تک لے جائی جائیگی

گوادر (این این آئی) بلوچستان میں دنیا کا سب سے بڑا سولر سالٹ منصوبہ شروع کرنے کی تیاری، سالٹ بیسڈ کیمیکل انڈسٹریز کا قیام، صوبہ [illegible] حب میں تبدیل ہوگا، پسنی ویسٹ اور جیور کلمت میں 18 ملین ٹن سالانہ پیداواری ہدف، 3۔8 ملین ٹن عبور کرتے ہی جانی [illegible] پر ممبر ون آپریشن ہوگی گوادر پورٹ پر 4 ملین ٹن بلک ایکسپورٹ متوقع، کارگو تھرو پٹ میں بڑا اضافہ، حکومت بلوچستان کو 8 فیصد فری کیرڈ ایکویٹی، طویل [illegible] ہوگی، چیئرمین گوادر پورٹ [illegible] تفصیلات کے مطابق چیئرمین گوادر پورٹ نورالحق بلوچ نے کراچی میں حب سالٹ (Hub Salt) کے ہیڈ آفس کا دورہ کیا، جہاں انہیں بلوچستان کی ساحلی پٹی، خصوصاً پسنی ویسٹ اور جیور کلمت میں مجوزہ اسٹریٹجک سولر سالٹ پروجیکٹ پر تفصیلی بریفنگ دی گئی۔ بریفنگ میں بتایا گیا کہ منصوبے کا آغاز سالانہ 4 ملین ٹن (MTPA) پیداواری صلاحیت سے کیا جائے گا، جسے مرحلہ وار بڑھا کر 18 ملین ٹن تک لے جایا جائے گا۔

کوئٹہ میں تین روزہ بسنت میلے کا آغاز آج، شہریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی

بازار میں خریداروں کا رش، ہوائی فائرنگ، دھاتی ڈور، کیمیکل ملے مانجھے سے اجتناب کیا جائے، ایس ایس پی آپریشنز

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) لاہور کے بعد آج کوئٹہ کا آسمان بھی رنگ برنگی پتنگوں سے سجے گا تین روز بسنت میلے کے اعلان کے ساتھ ہی شہریوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی پتنگ بازار میں رات گئے تک خریداروں کا رش رہا۔ ایس ایس پی آپریشنز کوئٹہ نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ تہوار کو محفوظ اور پرامن انداز میں منائیں اور ہوائی فائرنگ، دھاتی ڈور، کیمیکل ملے مانجھے سے اجتناب کریں تفصیلات کے مطابق کائٹ ایسوسی ایشن کی جانب سے لاہور کے بعد کوئٹہ میں بھی تین روز بسنت میلے کا اعلان کیا گیا جس کے بعد کوئٹہ کے شہریوں میں خوشی اور جوش و خروش کی لہر دوڑ گئی نوجوانوں نے گردسنگھ روڈ، پرنس روڈ، علمدار روڈ، کاسی روڈ، سرکی روڈ، جان محمد روڈ، سبزل روڈ، نواں کلی، بروری روڈ، جیل روڈ اور لیاقت بازار سمیت دیگر علاقوں میں پتنگ بازار کا رخ کرلیا پتنگوں کی خرید و فروخت رات گئے تک جاری رہی شہریوں نے پتنگوں کی خریداری کے علاوہ مختلف علاقوں میں مقامی سطح پر ثقافتی پروگرامز، موسیقی اور روایتی تقریبات کے انعقاد کی تیاریاں بھی کی ہیں۔

MASHRIQ QUETTA

ٹیکس دہندگان کے مسائل کا خاتمہ اولین ترجیح ہے، وفاقی ٹیکس محتسب

کرپشن، رشوت، اقربا پروری، غفلت یا نااہلی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی، تاجروں کو درپیش مشکلات کا ازالہ کرینگے

ماورائے قانون اقدامات کو قانونی دائرے میں لانے کیلئے کوشاں ہیں، مشیر توصیف احمد کی ایوب مریانی ودیگر سے گفتگو

کوئٹہ (سٹی رپورٹر) وفاقی ٹیکس محتسب کے مشیر توصیف احمد نے کہا ہے کہ ٹیکس دہندگان کو درپیش مسائل کا خاتمہ ادارے کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی کرپشن، رشوت ستانی، اقربا پروری، غفلت یا نااہلی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی۔ ان خیالات کا اظہار انہوں نے ایوان صنعت وتجارت کوئٹہ بلوچستان کے صدر حاجی محمد ایوب مریانی اور دیگر عہدیداران سے ملاقات کے دوران کیا۔ وفاقی ٹیکس محتسب کے ایڈوائزر توصیف احمد کا کہنا تھا کہ بدعنوانی یا کوتاہی کے مرتکب افسران اور اہلکاروں کے خلاف قانون کے مطابق.........

بقیہ 40 صفحہ نمبر 7 پر

چارج شیٹ جاری کی جاتی ہے اور ماورائے قانون اقدامات کو قانونی دائرے میں لانے کے لیے ہر ممکن کوشش کی جاتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ ٹریبونل کے فیصلوں پر عملدرآمد بھی ادارے کی اہم ذمہ داریوں میں شامل ہے، ٹیکس دہندگان کو درپیش مسائل کا خاتمہ ادارے کی اولین ترجیحات میں شامل ہیں اور اس سلسلے میں کسی بھی قسم کی کرپشن، رشوت ستانی، اقربا پروری، غفلت یا نااہلی ہرگز برداشت نہیں کی جائے گی، اس موقع پر تاجر نمائندوں نے ڈیوٹی اور ٹیکس ادا کرنے کے باوجود مال بردار گاڑیوں کو روکنے، سالوں بعد مقدمات درج کرنے اور غیر ضروری وضاحتیں طلب کیے جانے پر تشویش کا اظہار کیا۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ وفاقی ٹیکس محتسب اس ضمن میں احکامات جاری کر کے تاجروں کو درپیش مشکلات کا ازالہ کریں گے۔ صدر چیمبر نے کہا کہ موجودہ دگرگوں معاشی حالات میں تاجر برادری پہلے ہی متعدد چیلنجز کا سامنا کر رہی ہے، ایسے میں اضافی رکاوٹیں کاروباری سرگرمیوں کو متاثر کر رہی ہیں۔ ملاقات کے اختتام پر چیمبر آف کامرس اینڈ انڈسٹری کوئٹہ بلوچستان کے صدر اور دیگر عہدیداران نے وفاقی ٹیکس محتسب کے مشیر کو پھولوں کا گلدستہ پیش کیا۔

تعلیمی اداروں پر غیر قانونی قبضہ ہرگز برداشت نہیں کیا جائے گا، ڈی سی کوئٹہ

اجلاس میں تمام سکولوں سے قبضہ ختم کروا کر ایک ہفتے میں رپورٹ پیش کرنے کی ہدایت

کوئٹہ (اے پی پی) ڈپٹی کمشنر کوئٹہ کیپٹن (ر) مہراللہ بادینی کی زیر صدارت قبضہ شدہ اسکولوں کے حوالے سے ایک اہم اجلاس منعقد ہوا۔ اجلاس میں ایڈیشنل ڈپٹی کمشنر (جنرل) محمد انور کاکڑ، اسسٹنٹ کمشنر سٹی، اسسٹنٹ کمشنر صدر، اسسٹنٹ کمشنر سریاب، اور اسسٹنٹ کمشنر کچلاک نے شرکت کی۔ اس کے علاوہ ڈی ای او فیمیل، متعلقہ ڈی ڈی اوز اور انگرو وچمنٹ فوکل پرسن بھی اجلاس میں شریک ہوئے۔ اجلاس کے دوران ڈپٹی کمشنر کو ان اسکولوں کے بارے میں تفصیلی بریفنگ دی گئی جہاں سرکاری تعلیمی اداروں پر قبضہ کیا گیا ہے۔ ڈپٹی کمشنر کوئٹہ نے فوری طور پر ان تمام اسکولوں سے قبضہ ختم کروانے کے احکامات جاری کیے اور متعلقہ افسران کو ہدایت کی کہ کارروائی کی رپورٹ آئندہ ہفتے تک پیش کی جائے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 2 Dated: 13 FEB 2026 Page No. 13

ڈیرہ بگٹی اور کیچ میں پولیو وائرس کی موجودگی کی تصدیق

87 میں سے 67 اضلاع کے ماحولیاتی نمونے پولیو وائرس سے پاک پائے گئے، 127 مقامات سے لیے گئے نمونوں میں صرف 24 میں پولیو وائرس کی تصدیق ہوئی

پاکستان میں پہلی بار ماحولیاتی نمونوں میں پولیو کی کم ترین مثبت شرح ریکارڈ، پولیو مہم کے دوران تقریباً 10 لاکھ بچے ویکسین سے محروم رہے، حکام

اسلام آباد (این این آئی) پاکستان کے بیشتر اضلاع کے ماحولیاتی نمونے پولیو وائرس سے پاک نکلے۔ حکام کے مطابق پاکستان کے بیشتر اضلاع میں پولیو وائرس کی رپورٹ منفی آئی ہے اور اس سال کے شروع میں پاکستان بھر کے بیشتر ماحولیاتی نمونے پولیو وائرس سے پاک نکلے۔ حکام نے بتایا کہ جنوری 2026 میں 87 میں سے 67 اضلاع کے ماحولیاتی نمونے پولیو وائرس سے پاک پائے گئے جب کہ ملک بھر میں 127 مقامات سے لیے گئے نمونوں میں صرف 24 میں پولیو وائرس کی تصدیق ہوئی، اکتوبر 2023 کے بعد پہلی بار پولیو کے ماحولیاتی نمونوں میں کم ترین مثبت شرح ریکارڈ کی گئی ہے۔ حکام کے مطابق پنجاب، اسلام آباد، آزاد کشمیر اور گلگت بلتستان میں تمام ماحولیاتی نمونے پولیو سے پاک نکلے جب کہ بلوچستان کے اضلاع ڈیرہ بگٹی اور کیچ میں پولیو وائرس بقیہ نمبر 37 صفحہ 5 پر

کی موجودگی کی تصدیق ہوئی۔ اس کے علاوہ خیبر پختونخوا کے جنوبی اضلاع میں پولیو کے 4 ماحولیاتی نمونے مثبت رپورٹ ہوئے، سندھ میں زیادہ تر مثبت نمونے کراچی اور ملحقہ اضلاع سے رپورٹ ہوئے جب کہ کراچی کے 4 ماحولیاتی مقامات طویل عرصے بعد پولیو وائرس سے پاک ہو گئے۔ حکام کے مطابق ماحولیاتی نگرانی پولیو وائرس کی بروقت نشاندہی کا موثر ذریعہ ہے، پولیو مہم کے دوران تقریباً 10 لاکھ بچے ویکسین سے محروم رہے، پولیو ویکسین سے انکار کی بڑی وجہ سوشل میڈیا پر پھیلائی جانے والی غلط معلومات ہیں۔ واضح رہے پاکستان دنیا کے ان چند ممالک میں شامل ہے جہاں پولیو اب بھی موجود ہے۔

گوادر میں پانی کی بہتر فراہمی کیلئے نیا انتظامی فریم ورک نافذ کرنے کا اعلان

شہر 2 زون میں تقسیم، اتھارٹی میں باقاعدہ واٹر سیکشن قائم، فیصلہ جی ڈی اے کے ڈائریکٹر جنرل کی قیادت میں کیا گیا

گوادر (این این آئی) گوادر ڈویلپمنٹ اتھارٹی نے ساحلی شہر گوادر میں پانی کی فراہمی کو منظم اور موثر بنانے کے لئے نیا انتظامی فریم ورک نافذ کرنے کا اعلان کر دیا ہے، جس کے تحت شہر کو دو زونز میں تقسیم کر دیا گیا اور اتھارٹی کے اندر ایک باقاعدہ واٹر سیکشن بھی قائم کر دیا گیا ہے۔ گوادر پرو کے مطابق یہ فیصلہ جی ڈی اے کے ڈائریکٹر جنرل معین الرحمن خان کی قیادت میں کیا گیا، جس کا مقصد شہر میں پانی کی تقسیم، نگرانی اور ضابطہ کاری کو مزید بہتر اور موثر بنانا ہے۔ نئے انتظام کے تحت گوادر کو شمالی (نارتھ) اور جنوبی (ساؤتھ) زون میں تقسیم کیا گیا ہے۔ نارتھ زون میں اولڈ ٹاؤن کے علاقے شامل ہوں گے جبکہ ساؤتھ زون میں شبے اسماعیل وارڈ سے لے کر ڈھور گھائی تک کے علاقے شامل کئے گئے ہیں۔ شہر بھر میں پانی کی تقسیم بقیہ نمبر 36 صفحہ 5 پر

کے مجموعی انچارج کے طور پر ایگزیکٹو انجینئر محمد اکبر کو مقرر کیا گیا ہے جبکہ دونوں زونز میں الگ الگ افسران اور فیلڈ اسٹاف تعینات کیا گیا ہے۔ بنیادی انفراسٹرکچر میں مرکزی ٹرانسمیشن لائن، پمپنگ اسٹیشنز اور ڈیمز شامل ہیں، ان کی نگرانی اور دیکھ بھال کے لئے پراجیکٹ ڈائریکٹر واٹر مرجان بلوچ کو ذمہ داریاں سونپی گئی ہیں۔ ان کی معاونت اسسٹنٹ انجینئر قمر بلوچ اور انجینئرز کامران اور ثنا اللہ کریں گے۔ پانی کی فراہمی کا پورا نظام جی ڈی اے کے چیف انجینئر کی نگرانی میں کام کرے گا۔ جی ڈی اے کے اندر اب ایک باقاعدہ واٹر سیکشن قائم کر دیا گیا، جس کے تحت پانی کی ترسیل، تقسیم، معیار کی جانچ اور نگرانی سے متعلق تمام امور ایک مربوط نظام کے تحت انجام دیے جائیں گے۔ اس کے علاوہ جی ڈی اے نے نئے پانی کے کنکشنز کے لئے بلنگ سسٹم متعارف کرانے کے اقدامات بھی شروع کر دیے ہیں۔ صارفین کی رجسٹریشن کا عمل جاری ہے اور جن رہائشیوں کا ریکارڈ تاحال دستیاب نہیں، انہیں اپنی تفصیلات جمع کرانے کی ہدایت کی گئی ہے۔ جی ڈی اے کا عملہ وارڈ کی سطح پر آگاہی اور ڈیٹا جمع کرنے کی مہم بھی چلائے گا تاکہ باقاعدہ ماہانہ بلنگ کے نظام کا آغاز کیا جا سکے۔ واضح رہے کہ گزشتہ سال گوادر میں شدید پانی کے بحران کے آغاز پر پانی کی فراہمی کے انتظامات جی ڈی اے کے حوالے کیے گئے تھے۔ حکام کا کہنا ہے کہ ابتدائی انتظامی اقدامات کے ذریعے صورتحال کو مستحکم کرنے کے بعد، نیا زونل اور بلنگ نظام پائیدار اور طویل المدتی واٹر مینجمنٹ کے قیام کی جانب ایک اہم قدم ہے۔ جی ڈی اے نے شہریوں سے اپیل کی ہے کہ وہ نئے نظام کی کامیابی کے لیے ادارے کے ساتھ تعاون کریں۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 13 FEB 2026 Page No. 14

جامشورو میں پشتون خاتون کیساتھ زیادتی اور اندوہناک قتل قابل مذمت ہے، پشتونخوا نیپ

ورثا کی جانب سے اطلاع دینے کے باوجود پولیس نے بروقت کارروائی نہ کی، غفلت و غیر سنجیدگی ناقابل قبول ہیں

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) پشتونخوا نیشنل عوامی پارٹی نے جامشورو میں پشتون بے گناہ خاتون بی بی صابرہ کے ساتھ اجتماعی زیادتی کے بعد ان کے بہیمانہ قتل کے اندوہناک اور انسانیت سوز واقعے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا کہ ایک حاملہ خاتون اور چار بچوں کی ماں کو درندگی کا نشانہ بنانا نہ صرف انسانیت کے خلاف سنگین جرم ہے بلکہ ہماری سماجی و اخلاقی اقدار پر کھلا حملہ بھی ہے۔ چار بچوں کی ماں صابرہ بیگم، جو اپنے بچوں کے نان نفقہ کے لیے محنت مزدوری کر کے دو وقت کی حلال روزی کمانے کی جدوجہد کر رہی تھیں اور گھروں اور گلیوں میں کچرا فروخت کر کے اپنا اور اپنے بچوں کا پیٹ پال رہی تھیں، ان کی کئی روز تک گمشدگی، بعد ازاں مسخ شدہ لاش کی برآمدگی ریاستی اداروں کے کردار اور ذمہ داری پر سنگین سوالات اٹھاتی ہے۔ بیان میں وفاقی اور حکومت سندھ سے پرزور مطالبہ کیا گیا ہے کہ ایف آئی آر میں نامزد تمام ملزمان کو فی الفور گرفتار کیا جائے۔ کیس کو ترجیحی بنیادوں پر چلا کر ملزمان کو قرار واقعی سزا دی جائے تاکہ آئندہ کسی کو ایسی درندگی کی جرات نہ ہو۔

میر عبدالقدوس بزنجو دور سے اپوزیشن اور حکومت کے مثالی تعلقات چلے آرہے ہیں، ضیا لانگو

اس وقت تو حکومت کے زیادہ تر معاملات اپوزیشن ہی چلا رہی تھی، بی این پی کے رہنما کے بیان پر ردعمل

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) بلوچستان عوامی پارٹی کے مرکزی ترجمان و سابق وزیر داخلہ میر ضیا اللہ لانگو نے بی این پی کے رہنما، ساجد ترین کے بیان پر ردعمل کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ اپوزیشن اور حکومت کا مثالی تعلقات کا سلسلہ آج سے نہیں بلکہ سابق وزیر اعلیٰ بلوچستان میر عبدالقدوس بزنجو کے دور سے چلا آرہا ہے ماضی میں بھی حکومت اور اپوزیشن کے تعلقات مثالی رہے اب بھی مثالی ہیں اپنے جاری کردہ بیان میں میر ضیا اللہ لانگو نے کہا کہ اپوزیشن اور حکومت کے درمیان دوستانہ تعلقات صرف آج کی مثال نہیں بلکہ یہ سلسلہ بی این پی اور جمعیت علما اسلام کی جانب سے میر عبدالقدوس بزنجو کے دور حکومت سے چلا آرہا ہے اس وقت تو حکومت کے زیادہ تر معاملات اپوزیشن ہی چلا رہی تھی جس میں حکومت کے خلاف تحریک عدم اعتماد کامیاب کرانا اور نئے وزیر اعلیٰ کے انتخاب شامل ہے۔ دونوں جماعتوں کی مثالی تعلقات رہے ہیں۔

سندھ اسمبلی میں شراب خانوں پر پابندی کی قرارداد کا مسترد ہونا قابل مذمت ہے، مولانا لونی

پیپلز پارٹی کے منشور میں بھی واضح ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے، پھر بھی شراب پر پابندی کی مخالفت کی گئی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) جمعیت علما اسلام (نظریاتی) پاکستان کے مرکزی امیر مولانا عبدالقادر لونی، سیکرٹری جنرل مفتی شفیع الدین اور سیکرٹری اطلاعات سید حاجی عبدالستار شاہ چشتی نے سندھ اسمبلی میں اقلیتی رکن کی جانب سے صوبے میں شراب خانوں پر پابندی کی قرارداد پیش اور مسلمان ارکان اسمبلی کی جانب سے اکثریت رائے سے قرارداد کو مسترد کرنے کی شدید مذمت کرتے ہوئے کہا ہے کہ شراب تمام برائیوں کی جڑ ہے اور پاکستان جیسے ملک میں جو اسلام کے نام پر وجود میں آیا اور سندھ جیسے صوفیاء کی سرزمین کہنے والوں کی اسمبلی میں شراب خانوں پر پابندی کی قرارداد مسلم ارکان اسمبلی کی جانب سے مسترد کرنا افسوسناک ہے۔ پیپلز پارٹی کی سندھ حکومت جس کے منشور میں بھی واضح لکھا ہے کہ اسلام ہمارا دین ہے نے شراب پابندی کی مخالفت کی اور کہا کہ شراب پر پابندی نہیں ہونی چاہیے یہ باعث افسوس و حیرت انگیز ہے جس جتنی مذمت کی جائے کم ہے۔

آل پارٹیز اور گرینڈ الائنس کے رہنماؤں کی صوبائی وزیر خزانہ سے مسائل پر مذاکرات

آئندہ ملاقات میں تمام امور اور ملازمین کو درپیش مسائل کے حل کو حتمی شکل دینے کیلئے حکمت عملی طے کی جائیگی

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) آل پارٹیز اور گرینڈ الائنس کے رہنماؤں عوامی نیشنل پارٹی کے صوبائی صدر اصغر خان اچکزئی، نیشنل پارٹی کے مرکزی نائب صدر ڈاکٹر اسحٰق بلوچ، عوامی نیشنل پارٹی کے پارلیمانی لیڈر ایم پی اے انجینئر زمرک خان اچکزئی، پشتون خوا نیشنل عوامی پارٹی کے صوبائی صدر نصر اللہ خان زیرے، عوامی نیشنل پارٹی کے رہنما سردار رشید ناصر، پی ٹی آئی کے رہنما اسلام آغا، ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما عصمت یاری، نیشنل ڈیموکریٹک پارٹی کے رہنما عنایت شاہ، گرینڈ الائنس کے آرگنائزر عبدالقدوس کاکڑ، علی اصغر بنگلزئی، نیشنل پارٹی کے مرکزی لیبر سیکرٹری داد محمد بلوچ، جی ڈی اے کے نمائندے آغا زاہد، محمد سعید بوریوال، ڈاکٹر محمد اکرم وردگ، حاجی شفا مینگل، عوامی نیشنل پارٹی کے ثناء اللہ کاکڑ، ہزارہ ڈیموکریٹک پارٹی کے غلام علی نے صوبائی وزیر خزانہ و معدنیات میر شعیب احمد نوشیروانی سے گرینڈ الائنس کے زیر التوا مسائل کے حل کیلئے مذاکرات کیے اور حکمت عملی طے کی۔

بلوچستان کو حقوق دینے کیلئے طاقتور طبقات کو سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، ہدایت الرحمن

نوجوان روزگار و تعلیم سے محروم، تجارت و کاروبار کے دروازے بند کرنے سے بھی حالات خراب ہیں، وفود سے گفتگو

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) امیر جماعت اسلامی بلوچستان ایم پی اے مولانا ہدایت الرحمن بلوچ نے کہا ہے کہ بلوچستان کو حقوق اور امن دینے کیلئے اسلام آباد کے طاقتور طبقات کو سنجیدگی کا مظاہرہ کرنا ہوگا، بلوچستان کے نوجوانوں کو روزگار و تعلیم سے محروم، اور تاجروں پر تجارت و کاروبار کے دروازے بند کرنے سے بھی حالات خراب ہیں۔ یہ بات انہوں نے وفود سے ملاقات کے دوران گفتگو میں کہی۔ دریں اثنا مولانا ہدایت الرحمن بلوچ کی ہدایت پر ڈسٹرکٹ کور ٹیم نے گوادر بھر میں سرکاری دفاتر کی کارکردگی جانچنے اور عوامی مسائل کے حل سے متعلق معلومات حاصل کرنے کا سلسلہ شروع کر دیا ہے۔ اس اقدام کا مقصد غیر فعال سرکاری دفاتر کی نشاندہی کرنا اور عوام کو درپیش مسائل کے حل میں حائل رکاوٹوں کا جائزہ لینا ہے۔ ترجمان جماعت اسلامی کے مطابق اس سلسلے میں ڈسٹرکٹ کور ٹیم کے ممبران شریف میانداد اور نوید محمد نے سوشل ویلفیئر آفس کا دورہ کیا جہاں انہوں نے متعلقہ افسران نے ٹیم کو دفتر کی کارکردگی اور جاری عوامی خدمات کے حوالے سے تفصیلی بریفنگ دی۔ اس موقع پر ڈسٹرکٹ کور ٹیم کے ممبران نے کہا کہ وہ ایم پی اے گوادر کی ہدایت کی روشنی میں سرکاری دفاتر کے دورے جاری رکھیں گے تاکہ یہ دیکھا جا سکے کہ عوام کے خادم عوامی مسائل کے حل میں کس حد تک سنجیدہ ہیں جو بھی سرکاری محکمہ عوام کے مسائل کے حل کے لیے غیر فعال ہوا اس کی نشاندہی کی جائے گی۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: INTEKHAB QUETTA

Bullet No. 3

Dated: 13 FEB 2026 Page No. 15

بلوچستان کی حقیقی قیادت نے ہمیشہ عوامی مفاد کیلئے کردار ادا کیا، بی این پی

حکومت عوامی مسائل حل کرنیکی بجائے اپنی بقا میں مصروف ہے ایک سال بعد سردار اختر کا استعفیٰ قبول کرنا کئی حقائق کو بے نقاب کر گیا، رہنماؤں کا خطاب

کوئٹہ (آن لائن) بلوچستان نیشنل پارٹی ضلع کوئٹہ میں باقاعدہ تنظیم سازی کا آغاز کرتے ہوئے پہلا یونٹ ہنہ اوڑک میں قائم کر دیا گیا۔ اس سلسلے میں تقریب منعقد ہوئی جس سے ضلعی آرگنائزر حاجی وحید لہڑی، سینٹرل ایگزیکٹو کمیٹی کے رکن و سابق چیئرمین بی ایس او چیئرمین جاوید بلوچ، بی ایس او کے مرکزی سیکرٹری جنرل صمند بلوچ، سابق ضلعی سینئر نائب صدر ملک محی الدین لہڑی، محمد لقمان کاکڑ اور محمد یاسر نے خطاب کیا۔ مقررین نے کہا کہ بی این پی بلوچستان کا ایک قومی گلدستہ ہے جس نے تمام اقوام کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کر کے بلوچستان کی سیاسی و قومی جدوجہد کو منظم کیا ہے۔ پارٹی کے اندر نفرت، تنگ نظری اور تعصب کی کوئی گنجائش نہیں۔ ہنہ اوڑک سے تنظیم سازی کا آغاز ایک مثبت اور تعمیری سیاسی عمل ہے جو ان قوتوں کے لئے نوشتہ دیوار ہے

بقیہ نمبر 52 صفحہ 5 پر

جو برادر اقوام کو اپنی مکروہ سیاسی چالوں کے ذریعے اشتعال دلانے کی ناکام کوشش کر رہی ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اتحاد، یکجہتی اور باہمی اتفاق سے ایسے عناصر کو شکست دی جائے گی اور یونٹ سازی کا یہ عمل ان کے سرپرستوں کے لئے بھی ایک واضح پیغام ہے۔ انہوں نے کہا کہ سردار اختر جان مینگل موجودہ گمبھیر سیاسی حالات اور نام نہاد حکومت کے خلاف حقائق پر مبنی موقف کے ساتھ ڈٹ کر چیلنجز کا مقابلہ کر رہے ہیں۔ ایک سال بعد دیئے گئے استعفے کو قبول کرنا کئی پوشیدہ حقائق کو بے نقاب کر چکا ہے۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ حکومت عوامی مسائل حل کرنے کی بجائے اپنی بقا اور تحفظ کو یقینی بنانے میں مصروف ہے جبکہ بلوچستان بدترین بیڈ گورننس سے گزر رہا ہے۔ دارالحکومت کوئٹہ سمیت صوبے بھر میں نمائندے عملی کردار ادا کرنے کی بجائے خاموش تماشائی بنے ہوئے ہیں جس سے سیاسی اور انتظامی بحران میں اضافہ ہو رہا ہے۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان جیسے حساس اور جیو پولیٹیکل اہمیت کے حامل خطے کے مسائل محض نمائشی قیادت یا درآمد شدہ سوچ سے حل نہیں ہو سکتے۔ سیاسی قیادت جدوجہد، قربانی، تسلسل اور عوامی اعتماد سے جنم لیتی ہے۔ تاریخ گواہ ہے کہ بلوچستان میں حقیقی قیادت نے ہمیشہ عوامی مفاد اور قومی بقا کے لئے کردار ادا کیا ہے۔ انہوں نے اس عزم کا اعادہ کیا کہ بی این پی بلوچستان کے عوام کے حقوق، وسائل اور سیاسی خودمختاری کے لئے اپنی جدوجہد جاری رکھے گی۔ اجلاس میں حاجی وحید لہڑی کی سربراہی میں الیکشن کمیٹی تشکیل دی گئی، جس کے ارکان میں چیئرمین جاوید بلوچ اور ملک محی الدین شامل تھے۔ انتخابی عمل کے مطابق بکل احمد یونٹ سیکرٹری، محمد سعید ڈپٹی یونٹ سیکرٹری منتخب ہوئے جبکہ لقمان کاکڑ ضلعی کونسلر منتخب قرار پائے۔ ضلعی آرگنائزر حاجی وحید لہڑی نے نو منتخب یونٹ سیکرٹری، ڈپٹی یونٹ سیکرٹری اور ضلعی کونسلر کو مبارکباد دی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily: JANG QUETTA

Bullet No. 4 Dated: 13 FEB 2026 Page No. 16

کوئٹہ: نشے کے عادی شخص سے دستی بم برآمد، گرفتار کرلیا گیا

کلی نالے میں کارروائی منشیات فروش کی موجودگی کی اطلاع پر کی گئی، دوران 26 افراد گرفتار

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) کوئٹہ پولیس کا سٹی نالے میں آپریشن نشے کے عادی شخص سے دستی بم برآمد ہونے پر گرفتار کرلیا جبکہ 26 افراد کو حراست میں لے کر بھاری [illegible] مسمار کردیا۔ آپریشن کے دوران بدنام زمانہ منشیات فروش فرار ہوگیا [illegible] دیے گئے پولیس کے مطابق ایس ایس پی آپریشن کوئٹہ محمد آصف خان کو خفیہ اطلاع ملی تھی کہ بدنام زمانہ منشیات فروش عصمت اللہ سٹی نالے میں موجود ہے جس پر ایس ڈی پی او سٹی سرکل انور علی کی سربراہی میں ایس ایچ او سول لائن [illegible] ایس ایچ او [illegible] صفیان ایس ایچ او قائد آباد [illegible] شکیل [illegible] جس نے بھاری نفری کے ہمراہ گزشتہ روز سٹی نالے میں آپریشن کیا اسی دوران پولیس اور منشیات کے عادی افراد کے درمیان آنکھ مچولی ہوتی رہی تاہم پولیس نے آپریشن کے دوران ایک نشے کے عادی محمد وقاص ولد لیاقت علی سے دستی بم برآمد ہونے پر جبکہ 26 عادی افراد کو حراست میں لے کر ٹھکانوں کو مسمار کردیا پولیس نے بتایا کہ منشیات فروش عصمت اللہ دیگر ساتھیوں سمیت فرار ہوگیا جس کی گرفتاری کیلئے چھاپے مارے جارہے ہیں۔

مکران اسکاؤٹس نے 375 کلو آئس قبضے میں لے کر ڈرائیور کو گرفتار کرلیا

منشیات گاڑی کے خفیہ خانوں میں چھپائی گئی تھی، مالیت تقریباً 187.5 ملین روپے بتائی جاتی ہے

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) ایف سی مکران اسکاؤٹس نے دوران چیکنگ پنجگور سے تربت جانے والی گاڑی سے 375 کلو آئس قبضے میں لے کر ڈرائیور کو گرفتار کرلیا سیکورٹی ذرائع کے مطابق ایف سی مکران اسکاؤٹس کے جوان گزشتہ روز معمول کی چیکنگ کر رہے تھے اسی دوران ایک گاڑی کو رکنے کا اشارہ کیا تاہم ڈرائیور نے فرار ہونے کی کوشش جوانوں نے گاڑی کو گھیرے میں لے کر گاڑی کے خفیہ خانوں سے 375 کلو آئس برآمد ہونے پر ڈرائیور کو گرفتار کرلیا۔ سیکورٹی ذرائع کے مطابق پکڑی جانے والی منشیات کی مالیت تقریباً 187.5 ملین روپے بتائی جاتی ہے، مزید کارروائی کیلئے منشیات اور ڈرائیور کو اے این ایف حکام کے حوالے کردیا گیا۔

نواکلی: رہزن کے روپ میں بی سی کا اہلکار مالک کی فائرنگ سے ہلاک

ساتھی فرار ہوگیا، نوجوان سے موبائل اور نقدی چھین کر بھاگنے لگا تو اس نے فائرنگ کردی، ہسپتال پہنچ کر دم توڑ گیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) نواکلی میں موبائل فون چھیننے والا اس کے مالک کی فائرنگ سے ہلاک جبکہ اس کا ساتھی فرار ہوگیا۔ مرنے والا بی سی حب کا اہلکار نکلا۔ پولیس کے مطابق نواکلی کے علاقے مندوخیل آباد میں ایک نوجوان گزشتہ شب اپنے گھر جا رہا تھا کہ موٹر سائیکل پر سوار دو رہزنوں نے اسلحے کے زور پر اس سے موبائل فون اور نقدی چھین لی اور فرار ہونے لگے تو نوجوان نے ان پر فائرنگ کردی جس کے نتیجے میں ایک رہزن شدید زخمی جبکہ اس کا ساتھی فرار ہوگیا۔ اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر زخمی ملزم کو ہسپتال پہنچایا جہاں وہ زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا۔ ہسپتال میں اس کی شناخت محمد حسن ولد صالح محمد کے نام سے ہوئی جو نواکلی کا رہائشی اور بلوچستان کانسٹیبلری حب کا اہلکار تھا۔

سوئی میں گھریلو ناچاقی پر شوہر نے بیوی کو ہلاک کردیا

کوئٹہ (اسٹاف رپورٹر) سوئی میں گھریلو ناچاقی پر شوہر نے فائرنگ کرکے بیوی کو ہلاک کردیا پولیس کے مطابق سوئی میں گھریلو ناچاقی پر گزشتہ شب شوہر نے فائرنگ کرکے بیوی کو ہلاک کردیا اور فرار ہوگیا اطلاع ملنے پر پولیس نے موقع پر پہنچ کر لاش کو ہسپتال پہنچایا جہاں ضروری کارروائی کے بعد لاش ورثا کے حوالے کردی گئی جبکہ پولیس نے مقدمہ درج کرکے ملزم کی تلاش شروع کردی۔

قلعہ عبداللہ: کلی میزئی میں فائرنگ سے 12 سالہ بچے سمیت دو افراد ہلاک

حملہ آوروں نے دکان پر خریداری کرنے والے شخص کو نشانہ بنایا، بچہ بھی زد میں آگیا

قلعہ عبداللہ (نامہ نگار) نامعلوم افراد کی فائرنگ سے دو افراد ہلاک ہوگئے اطلاع کے مطابق میزئی اڈہ کے قریب کلی میزئی میں سید سعد اللہ آغا کو دکان پر سودا خریدنے کے دوران موٹر سائیکل پر سوار دو مسلح افراد نے فائرنگ کرکے ہلاک کردیا۔ فائرنگ کی زد میں دکان پر سودا خریدنے والا 12 سالہ بچہ [illegible] آغا بھی آگیا اور گولی لگنے سے شہید ہوگیا۔ ملزمان موقع سے باآسانی فرار ہونے میں کامیاب ہوگئے اطلاع ملنے پر مقامی لوگ بڑی تعداد موقع پر پہنچ گئے اور لاشوں کو ٹراما سینٹر میزئی اڈہ منتقل کردیا۔

قلات: چوری شدہ پک اپ برآمد

قلات (نامہ نگار) قلات اور خالق آباد منگچر پولیس نے مشترکہ کارروائی کے دوران چوری شدہ پک اپ گاڑی برآمد کرکے دو ملزمان کو گرفتار کرلیا اس حوالے سے ڈی ایس پی قلات ماہیوال خان، ایس ایچ او قلات پولیس عبدالمجید رئیسانی اور ایس ایچ او خالق آباد پولیس منگچر علی اصغر نیچاری نے پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ قلات کے شہری عبدالوہاب کے خالی گھر سے پک اپ گاڑی چوری ہوئی تھی پولیس نے کارروائی کرکے خالق آباد میں ملزمان کے اڈے سے چوری شدہ گاڑی برآمد اور دو ملزمان عبدالحلیم ولد در محمد اور غلام فاروق ولد خدائے داد کو گرفتار کرلیا۔

تربت: پولیس نے 29 افغان باشندوں کو گرفتار کرلیا

تربت (نامہ نگار) دیہات چیک پوسٹ پر پولیس نے گاڑیوں کی معمول کی چیکنگ کے دوران غیر قانونی طور پر ایران جانے والے 29 افغان باشندوں کو گرفتار کرلیا گرفتار افراد میں مرد، خواتین اور بچے شامل ہیں پولیس کے مطابق یہ افغان باشندے تین مختلف گاڑیوں میں سوار تھے اور بغیر قانونی سفری دستاویزات کے ایران جا رہے تھے پولیس نے تینوں گاڑیوں کو بھی ضبط کرلیا ہے جبکہ گرفتار افغان باشندوں کو مزید قانونی کارروائی کے لیے ایف آئی اے کے حوالے کردیا گیا ہے۔

MASHRIQ QUETTA

نصیر آباد: ساٹھ کلو سے زائد چرس برآمد، ملزمان فرار

محکمہ ایکسائز اینڈ اینٹی نارکوٹکس کی جانب سے مقدمہ درج، تفتیش شروع

نصیر آباد (نامہ نگار) ایکسائز اینڈ اینٹی نارکوٹکس نصیر آباد نے منشیات فروشوں کے خلاف بڑی اور کامیاب کارروائی کرتے ہوئے بلوچستان سے سندھ منشیات اسمگل کرنے کی کوشش ناکام بنا کر دو کرولا گاڑیوں کے خفیہ خانوں سے تقریباً ساٹھ کلو سے زائد اعلیٰ کوالٹی کی چرس برآمد کرلی گئی جس کی عالمی منڈی میں قیمت کروڑوں کی بتائی گئی ہے ملزمان فرار ہوگئے مقدمہ درج کرلیا جبکہ مزید تفتیش کا عمل شروع کردیا گیا ہے یہ کارروائی صوبائی پارلیمانی سیکرٹری ایکسائز اینڈ ٹیکسیشن حاجی محمد خان لہڑی، سیکرٹری ایکسائز سید ظفر علی شاہ بخاری اور ڈائریکٹر جنرل ایکسائز اینڈ نارکوٹکس محمد زمان خان کی خصوصی ہدایات کی روشنی میں عمل میں لائی گئی۔ یہ بات ای ٹی او نصیر آباد نعیم جان پٹھان نے انسپکٹر علی نواز لہڑی کے ہمراہ پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ....

بقیہ 61 صفحہ نمبر 7 پر

ہوئے کیا انہوں نے کہا کہ منشیات کے ناسور کے خاتمے اور نوجوان نسل کو تباہی سے بچانے کے لیے زیرو ٹالرنس پالیسی پر سختی سے عمل کیا جارہا ہے ڈی آئی جی نصیر آباد ڈویژن نے بھی اس کامیاب کارروائی میں خصوصی تعاون فراہم کیا اور ٹیم کی کارکردگی کو سراہا کارروائی میں انسپکٹر علی نواز لہڑی کی قیادت میں حوالدار فتح علی لہڑی، کانسٹیبل عبدالغنی، کانسٹیبل مصری خان عمرانی، کانسٹیبل امداد حسین، کانسٹیبل عابد علی، کانسٹیبل وکیل احمد، کانسٹیبل غفار خان عمرانی، غفار علی عمرانی اور محمد یوسف عمرانی شامل تھے، جنہوں نے پیشہ ورانہ مہارت اور مستعدی کا مظاہرہ کرتے ہوئے اسمگلنگ کی کوشش ناکام بنائی ای ٹی او نصیر آباد لالا نعیم پٹھان نے کہا کہ ایکسائز اینڈ نارکوٹکس فورس منشیات کے خلاف بھرپور اور موثر کارروائیاں جاری رکھے ہوئے ہے اور کسی کو بھی صوبے کی سرزمین کو منشیات کی ترسیل کے لیے استعمال کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی انہوں نے کہا کہ محکمہ ایکسائز کی ٹیمیں ہمہ وقت الرٹ اور کوشاں ہیں اور آئندہ بھی ایسی کارروائیاں مزید تیز کی جائیں گی تاکہ معاشرے کو منشیات سے پاک کیا جاسکے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ حکومت بلوچستان

Daily MASHRIQ QUETTA

Bullet No. 5

Dated: 13 FEB 2026

Page No. 17

جناح روڈ کے مین ہولز کے ڈھکن بڑا حادثہ ہونے سے پہلے لگائے جائیں، شہری

ڈھکن غائب ہونے کے باعث ٹریفک کی روانی متاثر اور قیمتی انسانی جانیں بھی خطرے سے دوچار ہیں

بارش کے دنوں میں صورتحال مزید خراب ہو جاتی ہے، جب سڑک پر جمع پانی کے نیچے مین ہول دکھائی نہیں دیتے

کوئٹہ (جنرل رپورٹر) صوبائی دارالحکومت کوئٹہ کی معروف اور مرکزی شاہراہیں اس وقت شہریوں کے لیے سنگین خطرہ بن چکی ہیں۔ شہر کی مختلف سڑکوں، بالخصوص جناح روڈ پر گٹروں کے مین ہول کے ڈھکن غائب ہونے کے باعث حادثات روزمرہ کا معمول بنتے جا رہے ہیں۔ شہریوں، تاجروں اور ٹرانسپورٹرز نے صورتحال پر شدید تشویش کا اظہار کرتے ہوئے متعلقہ حکام سے فوری نوٹس لینے اور ہنگامی بنیادوں پر اقدامات کرنے کا مطالبہ کیا ہے۔ کوئٹہ شہر کی اہم ترین شاہراہ جناح روڈ، جو کاروباری سرگرمیوں کا مرکز سمجھی جاتی ہے، روزانہ ہزاروں گاڑیوں، موٹر سائیکلوں، رکشوں اور پیدل چلنے والوں کی آمد و رفت کا محور ہے۔ اس معروف ترین سڑک پر متعدد مقامات پر مین ہول کے ڈھکن غائب ہیں، جس کے باعث نہ صرف ٹریفک کی روانی متاثر ہو رہی ہے بلکہ قیمتی انسانی جانیں بھی خطرے سے دوچار ہیں۔ شہریوں کے مطابق رات کے وقت یہ کھلے مین ہول کسی اندھے کنویں سے کم نہیں، جہاں ذرا سی غفلت بڑے حادثے کا سبب بن سکتی ہے۔ عینی شاہدین کا کہنا ہے کہ گزشتہ چند ہفتوں کے دوران متعدد موٹر سائیکل سوار کھلے مین ہول میں گر کر زخمی ہو چکے ہیں، جبکہ کئی گاڑیوں کو بھی شدید نقصان پہنچا ہے۔ خاص طور پر بارش کے دنوں میں صورتحال مزید خراب ہو جاتی ہے، جب سڑک پر جمع پانی کے نیچے مین ہول دکھائی نہیں دیتے اور حادثات کا خطرہ کئی گنا بڑھ جاتا ہے۔ انتظامیہ کی عدم توجہی نے اس مسئلے کو سنگین بحران میں تبدیل کر دیا ہے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ جناح روڈ شہر کی معاشی شہ رگ کی حیثیت رکھتی ہے۔ یہاں روزانہ لاکھوں روپے کا کاروبار ہوتا ہے، مگر کھلے مین ہول کی وجہ سے خریداروں اور گاہکوں کو مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ کئی افراد معمولی زخمی ہو کر واپس چلے جاتے ہیں جس سے کاروباری سرگرمیاں بھی متاثر ہو رہی ہیں۔ ایک تاجر نے بتایا کہ ''ہم کئی بار متعلقہ محکموں کو درخواستیں دے چکے ہیں، لیکن اب تک کوئی مؤثر کارروائی نہیں کی گئی۔ مسئلہ صرف جناح روڈ تک محدود نہیں بلکہ پرنس روڈ، اسپنی روڈ، لیاقت بازار، قندھاری چوک اور دیگر علاقوں میں بھی متعدد مین ہول بغیر ڈھکن کے کھلے پڑے ہیں۔ شہریوں نے خدشہ ظاہر کیا کہ اگر فوری اقدامات نہ کیے گئے تو کسی بڑے حادثے یا جانی نقصان کا اندیشہ ہے، جس کی ذمہ داری متعلقہ اداروں پر عائد ہوگی۔ سماجی حلقوں اور شہری تنظیموں نے بھی اس صورتحال پر تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا ہے کہ شہریوں کی جان و مال کا تحفظ حکومت کی اولین ذمہ داری ہے۔ اگر شہر کی مرکزی شاہراہیں ہی غیر محفوظ ہوں تو عام گلی محلوں کی صورتحال کا اندازہ لگانا مشکل نہیں۔ انہوں نے وزیر اعلیٰ بلوچستان اور متعلقہ محکموں کے اعلیٰ حکام سے مطالبہ کیا کہ فوری طور پر شہر بھر میں سروے کروا کر کھلے مین ہول کی نشاندہی کی جائے اور ہنگامی بنیادوں پر ڈھکن نصب کیے جائیں۔

INTEKHAB QUETTA

کوئٹہ کراچی شاہراہ کی فوری دو رویہ تعمیر ناگزیر ہے، ٹرانسپورٹرز

مصروف ترین قومی شاہراہ پر حادثات معمول بن چکے ہیں حکومت فوری عملی اقدامات کرے، صدر حبیب اللہ بادیزئی، اکبر لہڑی

کوئٹہ (پ ر) آل بلوچستان ٹرانسپورٹرز ایکشن کمیٹی کے صدر حاجی حبیب اللہ خان بادیزئی، سیکرٹری جنرل حاجی میر اکبر لہڑی، حاجی موسیٰ جان اچکزئی، حاجی نصر اللہ دہوار اور دیگر عہدیداران نے کوئٹہ۔کراچی قومی شاہراہ کو فوری طور پر دو رویہ (ڈبل روڈ) تعمیر کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا ہے کہ یہ اہم قومی شاہراہ طویل عرصے سے التواء کا شکار ہے جس کی وجہ سے عوام اور ٹرانسپورٹرز کو شدید مشکلات کا سامنا ہے۔ انہوں نے کہا کہ کوئٹہ۔کراچی شاہراہ ملک کی معروف ترین شاہراہوں میں شمار ہوتی ہے، جہاں روزانہ ہزاروں مسافر کوچز، بسیں، ٹرک اور دیگر گاڑیاں سفر کرتی ہیں، مگر سنگل روڈ ہونے کی وجہ سے آئے روز خوفناک ٹریفک حادثات رونما ہو رہے ہیں جن میں قیمتی انسانی جانوں کا ضیاع معمول بنتا جا رہا ہے۔ ٹرانسپورٹر رہنماؤں نے کہا کہ متعدد بار حکومت کو اس شاہراہ کی دو رویہ تعمیر کے حوالے سے یاد دہانیاں کرائی گئی ہیں، مگر تاحال عملی کام کا آغاز نہیں کیا گیا۔ انہوں نے کہا کہ بلوچستان جیسے وسیع و عریض صوبے میں سڑکوں کا مضبوط اور محفوظ نظام نہ صرف عوامی سہولت بلکہ ملکی معیشت کے لیے بھی ناگزیر ہے کیونکہ یہی شاہراہ تجارتی سرگرمیوں اور اشیائے خورد و نوش کی ترسیل کی مرکزی گزرگاہ ہے۔ انہوں نے کہا کہ خستہ حال سڑک اور سنگل ٹریک ہونے کی وجہ سے ٹرانسپورٹرز کو مالی نقصانات کا سامنا ہے، گاڑیوں کی مرمت کے اخراجات بڑھ رہے ہیں جبکہ مسافروں کی جانیں بھی غیر محفوظ ہیں۔ یہ صورتحال حکومت کی سنجیدہ توجہ کی متقاضی ہے۔ رہنماؤں نے وفاقی اور صوبائی حکومت سے مطالبہ کیا کہ کوئٹہ۔کراچی شاہراہ کی دو رویہ تعمیر کا کام ہنگامی بنیادوں پر شروع کیا جائے اور اس منصوبے کو ترجیحی بنیادوں پر مکمل کیا جائے تاکہ حادثات کی روک تھام ممکن ہو سکے اور عوام کو محفوظ سفری سہولت میسر آ سکے۔ انہوں نے خبردار کیا کہ اگر اس اہم قومی منصوبے پر فوری پیش رفت نہ کی گئی تو ٹرانسپورٹر برادری آئندہ کے لائحہ عمل کا اعلان کرنے پر مجبور ہوگی، جس کی تمام تر ذمہ داری متعلقہ حکام پر عائد ہوگی۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
GENERAL OF PUBLIC
RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6 Dated: 13 FEB 2026 Page No. 19

بلوچستان امن کی راہ پر۔۔۔تشدد کے بیانیے کی مخالفت

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا کہ بشیر زیب، اللہ نذر سمیت دیگر لوگ بھارت کی پراکسی اور ان کی دلالی کرتے ہیں انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں، صوبے کی تاریخ کو ہمیشہ مسخ کرکے پیش کیا جاتا ہے، بلوچستان اور پاکستان کے لوگ محرومی اور تشدد کے درمیان تفریق پیدا کریں، دہشتگرد عوام کو بطور ڈھال استعمال کرتے ہیں بلوچستان کے لوگ پاکستان اور سیکورٹی فورسز کے ساتھ ہیں ہمارا جینا مرنا ملک کے ساتھ ہے، بلوچ لاحاصل جنگ سے اپنے آپ کو دور کرلیں، پاپولر بیانیہ نہیں ریاست عزیز ہے جلد ہی پاپولر بیانیہ اور بھارتی پراسکیز ختم ہونے والے ہیں، ٹوئٹر سردار سے مرعوب نہیں ہونگے ان سے خوبصورت ہمارا اپنا سردار تھا جسے انہوں نے پہاڑ پر بھیج دیا، یہ بات انہوں نے بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں اظہار خیال کرتے ہوئے کہی۔ وزیراعلیٰ نے کہا کہ میں بحثیت وزیراعلیٰ نہیں بلکہ ایک بلوچ، پاکستانی کے طور پر شہداء کے لواحقین سے اظہار ہمدردی کرتا ہوں آپ کا وزیراعلیٰ آپ کی اسمبلی آپ کے لوگ آپ کے اس دکھ میں اس غم میں اس طرح برابر کے شریک ہیں جیسے کہ آپ خود غم زدہ ہیں۔ بلوچستان کے دہشتگردی کے ایشو کو لے کر اسمبلی سمیت پورے ملک میں کنفیوژن ہے گزشتہ 30 سالوں سے مسلسل ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان کے خلاف پروپیگنڈا کے ذریعے ریاست کو اور بلوچستان کے عام نوجوان کو دور کیا گیا ہے اور ایک ایسا جھوٹا بیانیہ بنایا گیا جس کا حقیقت سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ جو لوگ ہمارے بچوں کو مار رہے ہیں ان کے لیے آواز بننے والے اس مسئلے کو کسی سے محرومی سے کسی سے نوکری سے کسی سے فنڈ سے کسی سے کسی ہسپتال سے جوڑتے ہیں۔ کیا موسیٰ خیل کا بلوچستانی وہ واشک والے سے زیادہ ترقی یافتہ ہے؟ تو پھر وہ کیوں بندوق نہیں اٹھا رہا۔ اگر یہ مسئلہ سیاسی ہے تو اس پر بات کرلیتے ہیں، میرٹ، فنڈز سمیت دیگر تمام معاملات پر بات ہوسکتی ہے مگر دہشتگردی کو ان مسائل سے کیسے جوڑا جاسکتا ہے، ریاست کے علاوہ کسی کو بھی تشدد کا اختیار نہیں کسی کو اختیار نہیں کہ وہ معصوم لوگوں کا قتل عام کرے کیا ملک کے دیگر تمام علاقے برابر کے ترقی یافتہ ہیں؟ کیا وہاں کے لوگ بندوق اٹھا کر مار دھاڑ شروع کردیں۔

بلوچستان اسمبلی میں وزیراعلیٰ میر سرفراز بگٹی کا حالیہ خطاب محض ایک سیاسی تقریر نہیں بلکہ ایک واضح اور دوٹوک ریاستی موقف کی ترجمانی تھا۔ انہوں نے بشیر زیب، اللہ نذر اور دیگر مسلح گروہوں کو براہ راست بھارت کی پراکسی قرار دیتے ہوئے کہا کہ انہیں بلوچ کہنا مناسب نہیں۔ یہ بیان اس پس منظر میں آیا ہے جب صوبہ ایک بار پھر دہشتگردی، پروپیگنڈا اور بیانیاتی جنگ کے دباؤ میں ہے۔ وزیراعلیٰ نے اس نکتے پر زور دیا کہ گزشتہ تقریباً 30 برسوں سے ایک منظم انداز میں ریاست پاکستان اور بلوچستان کے نوجوانوں کے درمیان فاصلہ پیدا کرنے کی کوشش کی گئی۔ ان کے مطابق محرومی، فنڈز، روزگار یا ترقیاتی مسائل کو دہشتگردی کے ساتھ نتھی کرنا ایک گمراہ کن بیانیہ ہے۔ انہوں نے سوال اٹھایا کہ اگر مسئلہ صرف ترقی یا وسائل کی تقسیم کا ہے تو دیگر کم ترقی یافتہ علاقوں میں مسلح بغاوت کیوں نہیں؟ یہ دلیل ایک بنیادی بحث کو جنم دیتی ہے: کیا سیاسی و معاشی شکایات کو تشدد کے جواز میں بدلا جا سکتا ہے؟ تاہم اس بیانیے کے ساتھ ایک عملی چیلنج بھی جڑا ہوا ہے۔ اگر حکومت دہشتگردی کے خلاف سخت ریاستی حکمت عملی اختیار کرتی ہے تو اسے بیک وقت عوامی اعتماد بھی برقرار رکھنا ہوگا۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: QUDRAT QUETTA

Bullet No. 6

Dated: 13 FEB 2026

Page No. 20

وسائل کی سرزمین محروم۔۔۔کیوں؟

بلوچستان کے ضلع ڈیرہ بگٹی کا علاقہ سوئی پاکستان کی گیس تاریخ میں ایک علامت کی حیثیت رکھتا ہے۔یہی وہ خطہ ہے جہاں سے دہائیوں قبل ملک کو توانائی کی فراہمی کا آغاز ہوا،مگر افسوسناک حقیقت یہ ہے کہ آج بھی مقامی آبادی کو گیس کی مسلسل اور یقینی فراہمی میسر نہیں۔اس پس منظر میں وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی سخت برہمی محض انتظامی ردعمل نہیں بلکہ ایک دیرینہ محرومی کی بازگشت ہے۔سوئی کے مکینوں کیلئے یہ سوال صرف سہولت کا نہیں بلکہ حق کا ہے۔جب صوبے کے وسائل قومی ترقی میں بنیادی کردار ادا کریں تو مقامی آبادی کو ترجیحی بنیادوں پر سہولیات ملنی چاہئیں۔اگر گیس پیدا کرنے والا علاقہ ہی سردیوں میں سلنڈروں اور لکڑی پر انحصار کرنے پر مجبور ہو تو یہ پالیسی اور عملدرآمد دونوں کی ناکامی ہے۔وزیراعلیٰ کا متعلقہ اداروں سے فوری رپورٹ طلب کرنا اور مسئلے کے حل کیلئے ہدایات جاری کرنا اس امر کی نشاندہی کرتا ہے کہ صوبائی حکومت اس معاملے کو سنجیدگی سے لے رہی ہے۔اسی طرح اسکالرشپس اور سرکاری بھرتیوں میں تاخیر نوجوانوں میں مایوسی کو جنم دیتی ہے۔بلوچستان پہلے ہی تعلیمی پسماندگی اور روزگار کے محدود مواقع جیسے چیلنجز سے دوچار ہے۔اگر اعلان کردہ وظائف بروقت جاری نہ ہوں یا میرٹ پر بھرتیوں کا عمل سست روی کا شکار ہو تو اعتماد کا بحران پیدا ہوتا ہے۔نوجوان طبقہ،جو کسی بھی معاشرے کی توانائی اور امید کی علامت ہوتا ہے،غیر یقینی صورتحال میں بددلی کا شکار ہو سکتا ہے۔وزیراعلیٰ کی برہمی دراصل اس وسیع تر تناظر کا اظہار ہے کہ حکومتی اعلانات اور زمینی حقائق میں فرق کم کیا جائے۔صوبائی وسائل کی منصفانہ تقسیم،شفاف بھرتی نظام اور تعلیمی وظائف کی بروقت ادائیگی ہی عوامی اعتماد کو بحال رکھ سکتی ہے۔خاص طور پر ایسے وقت میں جب بلوچستان کو ترقیاتی منصوبوں اور سرمایہ کاری کے نئے مواقع کی ضرورت ہے،انتظامی کمزوریوں کی گنجائش نہیں ہونی چاہیے۔ضرورت اس امر کی ہے کہ سوئی میں گیس فراہمی کیلئے واضح ٹائم لائن مقرر کی جائے،متعلقہ کمپنیوں اور اداروں کی ذمہ داری متعین ہو اور پیش رفت عوام کے سامنے لائی جائے۔اسی طرح اسکالرشپس اور بھرتیوں کے عمل کو ڈیجیٹلائز کر کے شفافیت اور رفتار دونوں کو یقینی بنایا جا سکتا ہے۔مثال کے طور پر آن لائن پورٹل کے ذریعے درخواست،اسکریننگ اور نتائج کی اشاعت مقررہ مدت،مثلاً 30 تا 45 دن،میں مکمل کی جا سکتی ہے۔بلوچستان کے عوام محض بیانات نہیں بلکہ عملی اقدامات کے منتظر ہیں۔اگر وزیراعلیٰ کی برہمی اصلاحی اقدامات میں ڈھلتی ہے تو یہ صوبے کیلئے مثبت پیش رفت ہوگی۔وسائل سے مالا مال خطہ اسی وقت حقیقی ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکتا ہے جب اس کے عوام کو بنیادی سہولیات،تعلیم اور روزگار کے مساوی مواقع فراہم کیے جائیں۔یہی حکمرانی کا اصل معیار اور عوامی اعتماد کی بنیاد ہے۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: Balochistan News Quetta

Bullet No 6

Dated: 13 FEB 2026 Page No. 21

نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی اور ترقیاتی عمل میں تیزی لانے کا عزم

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے کہا ہے کہ صوبے کو درپیش چیلنجز کا حل تشدد یا بندوق کی سیاست میں نہیں بلکہ آئین، سیاسی مکالمے اور اجتماعی دانش میں مضمر ہے انہوں نے یہ بات گزشتہ روز بلوچستان اسمبلی کے اجلاس میں امن وامان پر بحث کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے کہی۔ وزیراعلیٰ نے ایوان میں اظہار خیال کرتے ہوئے دہشت گردی کے تدارک وخاتمے کے عزم کا اعادہ کیا، سیکورٹی فورسز کو بھرپور خراج عقیدت اور خراج تحسین پیش کیا اور ساتھ ہی صوبے میں تعمیر وترقی کے عمل کو تیز کرنے کا عزم دہرایا کسی بھی حکومت کی کامیابی کا پیمانہ یہی ہوتا ہے کہ وہ اپنے عوام، خصوصاً نوجوان نسل کے لئے کس حد تک مواقع پیدا کرتی ہے۔ اس حوالے سے وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا عزم حوصلہ افزا اور مستقبل کے حوالے سے انتہائی فہم وفراست کا حامل ہے انہوں نے دوٹوک انداز میں مسائل کے حل کا عزم ظاہر کیا کیا ہم اسے سراہتے ہیں بلوچستان کے مسائل دیرینہ ہیں جغرافیائی وسعت، وسائل کی فراوانی اور ساحلی پٹی کی اہمیت اسے ایک غیر معمولی حیثیت دیتی ہے۔ تاہم ان امکانات کو حقیقت کا روپ دینے کے لئے مستقل مزاجی، منصوبہ بندی اور پائیدار ترقیاتی حکمت عملی درکار ہوتی ہے۔ وزیراعلیٰ نے اسمبلی کے فلور پر جس اعتماد کے ساتھ ترقیاتی منصوبوں، سرمایہ کاری کے امکانات اور روزگار کے مواقع کا ذکر کیا، وہ اس امر کا اظہار ہے کہ حکومت محض بیانات تک محدود نہیں بلکہ عملی اقدامات کی جانب بڑھ رہی ہے۔ نوجوان کسی بھی معاشرے کا سب سے متحرک اور قیمتی سرمایہ ہوتے ہیں۔ بلوچستان میں نوجوان آبادی کا تناسب نمایاں ہے، اس لئے ان کے لئے تعلیم، ہنر اور روزگار کے مواقع پیدا کرنا نہایت ضروری ہے۔ وزیراعلیٰ نے بجا طور پر اس بات پر زور دیا کہ صوبے کا مستقبل بندوق میں نہیں بلکہ ٹیکنالوجی، آرٹیفیشل انٹیلی جنس اور جدید مہارتوں میں مضمر ہے۔ یہ سوچ نہ صرف عصری تقاضوں سے ہم آہنگ ہے بلکہ بلوچستان کو قومی اور عالمی معیشت سے جوڑنے کی صلاحیت بھی رکھتی ہے۔ آج کی دنیا میں معیشت کا محور علم اور ٹیکنالوجی بن چکا ہے۔ اگر بلوچستان کے نوجوانوں کو آئی ٹی، ڈیجیٹل سکلز، ای کامرس، مصنوعی ذہانت اور جدید فنی تربیت سے آراستہ کیا جائے تو وہ نہ صرف ملکی سطح پر بلکہ عالمی منڈی میں بھی اپنا مقام بنا سکتے ہیں۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سلسلے میں تربیتی مراکز، ٹیکنیکل انسٹی ٹیوٹس اور انکیوبیشن سنٹرز قائم کرے، تاکہ نوجوانوں کو عملی میدان میں اترنے کا موقع ملے۔ وزیراعلیٰ کا وژن اسی سمت کی نشاندہی کرتا ہے۔ گوادر کی مثال اس حوالے سے نمایاں ہے۔ وزیراعلیٰ نے بتایا کہ وہاں اربوں روپے کے ترقیاتی منصوبوں پر کام ہو چکا ہے اور تعلیمی ادارے فعال ہیں۔ گوادر نہ صرف سی پیک کا مرکزی نقطہ ہے بلکہ مستقبل میں پورے خطے کے [illegible]

صنعتی مراکز اور سروس سیکٹر کی ترقی کو مربوط انداز میں آگے بڑھایا جائے تو ہزاروں نہیں بلکہ لاکھوں روزگار کے مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ یہ مواقع صرف مقامی نوجوانوں کے لئے نہیں بلکہ پورے صوبے کے لئے معاشی انقلاب کا پیش خیمہ بن سکتے ہیں۔ اسی طرح کوئٹہ بی آر ٹی منصوبے میں بین الاقوامی کمپنیوں کی دلچسپی اس بات کا ثبوت ہے کہ بلوچستان میں سرمایہ کاری کا اعتماد بحال ہو رہا ہے۔ جدید ٹرانسپورٹ نظام شہری معیشت کو متحرک کرتا ہے، روزگار پیدا کرتا ہے اور زندگی کے معیار کو بہتر بناتا ہے۔ بڑے انفراسٹرکچر منصوبے ہمیشہ ذیلی صنعتوں کو بھی فروغ دیتے ہیں، جس سے تعمیرات، خدمات، سپلائی چین اور چھوٹے کاروباروں کو فائدہ پہنچتا ہے۔ اس تناظر میں دیکھا جائے تو حکومت کا ترقیاتی ایجنڈا صرف سڑکوں اور عمارتوں تک محدود نہیں بلکہ ایک وسیع معاشی ڈھانچے کی تشکیل کی کوشش ہے۔ بلوچستان کے قدرتی وسائل معدنیات، ساحلی پٹی، زراعت اور لائیو اسٹاک صوبے کی معیشت کے بنیادی ستون ہیں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ان وسائل کو مقامی سطح پر ویلیو ایڈیشن کے ذریعے استعمال کیا جائے۔ اگر معدنیات کی پروسیسنگ، زرعی مصنوعات کی پیکنگ اور فشریز سیکٹر میں جدید ٹیکنالوجی متعارف کرائی جائے تو مقامی صنعت کو فروغ ملے گا اور روزگار کے نئے دروازے کھلیں گے۔ وزیراعلیٰ کا یہ کہنا کہ نوجوانوں کو مواقع فراہم کرنا حکومت کی ذمہ داری ہے، اسی سوچ کا عکاس ہے۔ حکومت کو چاہئے کہ وہ سرکاری ونجی شعبے کے اشتراک سے اسکل ڈویلپمنٹ پروگرامز کو وسعت دے۔ یونیورسٹیوں اور صنعت کے درمیان روابط مضبوط کیے جائیں تاکہ تعلیم اور مارکیٹ کی ضروریات میں ہم آہنگی پیدا ہو۔ انٹرن شپ پروگرامز، اسٹارٹ اپ گرانٹس اور بلاسود قرضوں کی اسکیمیں نوجوانوں کو خود کفیل بنانے میں مددگار ثابت ہو سکتی ہیں۔ اگر ایک نوجوان اپنے گاؤں یا شہر میں چھوٹا کاروبار شروع کر لیتا ہے تو وہ نہ صرف خود روزگار حاصل کرتا ہے بلکہ دوسروں کے لئے بھی مواقع پیدا کرتا ہے۔ وزیراعلیٰ نے جس اعتدال اور سنجیدگی کے ساتھ سیاسی مکالمے اور آئینی دائرے میں رہتے ہوئے مسائل کے حل کی بات کی، وہ بھی ترقی کے لئے ناگزیر ہے۔ معاشی سرگرمیوں کے فروغ کے لئے سیاسی استحکام بنیادی شرط ہے۔ جب حکومت واضح روڈ میپ دے، پالیسیوں میں تسلسل ہو اور سرمایہ کاروں کو اعتماد حاصل ہو تو ترقی کی رفتار تیز ہو جاتی ہے۔ بلوچستان میں حالیہ پیش رفت اسی اعتماد کی بحالی کی علامت ہے۔ اس وقت بلوچستان ایک نئے دور کی دہلیز پر کھڑا ہے۔ اگر نوجوانوں کو تعلیم، ہنر اور روزگار فراہم کرنے کا عزم عملی شکل اختیار کر لیتا ہے تو صوبہ نہ صرف معاشی طور پر مستحکم ہوگا بلکہ سماجی ہم آہنگی بھی مضبوط ہوگی۔ اگر حکومت اپنے عزم پر قائم رہتی ہے اور پالیسیوں میں تسلسل برقرار رکھتی ہے تو یقیناً آنے والے برسوں میں صوبہ ترقی اور استحکام کی ایک نئی مثال بن سکتا ہے۔

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Bulet No. 6 Dated: 13 FEB 2026 Page No. 18

دیرینہ مسائل کے حل کے لئے وزیراعلیٰ بلوچستان کا دوٹوک عزم

وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے گزشتہ روز صوبائی اسمبلی کے اجلاس میں امن وامان پر بحث کے دوران اظہار خیال کرتے ہوئے دیرینہ عوامی مسائل کے حل، صوبے کی تعمیر وترقی وخوشحالی کے لئے دوٹوک عزم کا اعادہ کیا ہے اور سکیورٹی فورسز اور معصوم شہریوں کی قربانیوں کو خراج عقیدت پیش کرتے ہوئے کہا ہے کہ حکومت امن کے قیام، نوجوانوں کو مواقع کی فراہمی اور ترقیاتی عمل کے تسلسل کے لئے پرعزم ہے انہوں نے کہا کہ جو عناصر عام شہریوں، مردوں، خواتین اور بچوں کو قتل کرتے ہیں، ان کے ہمدرد اس قتل عام کو محرومیوں سے جوڑنے کی کوشش کرتے ہیں حالانکہ جن مسائل کا ذکر کیا جاتا ہے وہ پورے ملک کو درپیش ہیں۔ انہوں نے میڈیا سے اپیل کی کہ بلوچستان کی محرومیوں اور تشدد کو الگ الگ رکھا جائے۔ وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کا بلوچستان اسمبلی میں امن وامان پر بحث کے دوران خطاب نہ صرف ایک جامع خطاب تھا بلکہ ایک واضح، دوٹوک اور قومی مفاد پر مبنی پالیسی مؤقف کا اظہار بھی تھا۔ ان کی گفتگو میں جہاں سکیورٹی فورسز اور معصوم شہریوں کی قربانیوں کو خراجِ عقیدت پیش کیا گیا، وہیں دہشت گردی، تشدد اور بندوق کی سیاست کے خلاف غیر مبہم پیغام دیا گیا بلوچستان میں امن، ترقی اور استحکام کے قیام کے لیے وفاقی اور صوبائی حکومت ہمہ گیر اقدامات کر رہی ہیں، اور یہ وقت اتحاد، آئین کی پاسداری اور اجتماعی دانش کے ساتھ آگے بڑھنے کا ہے۔ سب سے پہلے یہ حقیقت تسلیم کرنا ہوگی کہ بلوچستان گزشتہ کئی دہائیوں سے پیچیدہ چیلنجز کا سامنا کر رہا ہے۔ ان چیلنجز میں دہشت گردی، بیرونی مداخلت، منظم پروپیگنڈا اور بداعتمادی پیدا کرنے کی کوششیں شامل ہیں۔ وزیراعلیٰ نے بجا طور پر نشاندہی کی کہ ایک منظم بیانیہ تشکیل دیا گیا جس کا مقصد بلوچستان کے نوجوانوں کو ریاست سے دور کرنا اور ایک مصنوعی خلیج پیدا کرنا تھا۔ تاہم زمینی حقیقت یہ ہے کہ بلوچستان کے عوام پاکستان کے ساتھ کھڑے ہیں اور اپنی قومی شناخت پر فخر کرتے ہیں۔ دہشت گردی کو محرومیوں کے ساتھ جوڑنے کی کوشش دراصل ایک گمراہ کن حکمتِ عملی ہے۔ یہ کہنا کہ چونکہ کچھ علاقوں میں ترقی کا فرق موجود ہے اس لیے بندوق اٹھانا جائز ہو جاتا ہے، نہ صرف آئینی طور پر غلط ہے بلکہ اخلاقی طور پر بھی ناقابلِ قبول ہے اگر ترقیاتی تفاوت موجود ہے تو اس کا حل سیاسی عمل، پارلیمانی مباحث، آئینی اصلاحات اور مکالمے کے ذریعے ہی نکل سکتا ہے، نہ کہ معصوم شہریوں، عورتوں اور بچوں کو نشانہ بنا کر۔ وزیراعلیٰ نے یہ اہم سوال اٹھایا کہ کیا تشدد سے کبھی کوئی مسئلہ حل ہوا ہے؟ وزیراعلیٰ کا یہ کہنا کہ آئین 1973 ہی وہ واحد دستاویز ہے جو ہم سب کو جوڑتی ہے، انتہائی اہم اور قابلِ تحسین ہے۔ آئین کے بعد نیشنل ایکشن پلان انسداد دہشت گردی حکمتِ عملی کا بنیادی ستون ہے۔ اگر ہم بطور قوم ان دستاویزات پر مکمل عملدرآمد کو یقینی بنائیں تو دہشت گردی کے ناسور کا خاتمہ ممکن ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں اسی سمت میں پیش رفت کر رہی ہیں۔ سکیورٹی فورسز کی قربانیاں اس بات کا ثبوت ہیں کہ حکومت اور انتظامیہ ذمہ داریوں سے غافل نہیں بلکہ امن کے قیام کے لیے سنجیدہ اور متحرک ہیں۔ یہ بھی حقیقت ہے کہ سکیورٹی فورسز کو اکثر نہایت پیچیدہ حالات میں کارروائی کرنا پڑتی ہے۔ وزیراعلیٰ نے جن متاثرہ خاندانوں سے ہمدردی کا اظہار کیا، وہ محض رسمی جملے نہیں بلکہ ایک ذمہ دار قیادت کا احساس ہیں۔ شہداء کے لواحقین کے غم میں شریک ہونا اور انہیں یہ یقین دلانا کہ حکومت ان کے ساتھ کھڑی ہے، اعتماد سازی کی ایک اہم کڑی ہے۔ اسی طرح اسمبلی کی سطح پر کھلے مباحث اور مختلف آراء کا اظہار جمہوری عمل کی مضبوطی کا ثبوت ہے۔ جہاں تک ترقیاتی عمل کا تعلق ہے، وزیراعلیٰ نے واضح کیا کہ گوادر میں 66 ارب روپے خرچ کیے جا چکے ہیں اور یہ پہلا ضلع ہے جہاں کوئی سکول بند نہیں۔ کوئٹہ بی آر ٹی منصوبے میں 14 بین الاقوامی کمپنیوں کی دلچسپی ظاہر کرنا اس بات کا ثبوت ہے کہ بلوچستان میں سرمایہ کاری کا ماحول بہتر ہو رہا ہے۔ جب بین الاقوامی کمپنیاں کسی منصوبے میں دلچسپی لیتی ہیں تو اس کا مطلب ہوتا ہے کہ وہ سکیورٹی، شفافیت اور حکومتی عزم پر اعتماد کر رہی ہیں۔ یہ پیش رفت نہ صرف روزگار کے مواقع پیدا کرے گی بلکہ شہری انفراسٹرکچر میں بھی نمایاں بہتری لائے گی۔ نوجوانوں کو روزگار کی فراہمی کا وزیراعلیٰ کا عزم انتہائی مستحسن اور قابل ستائش ہے۔ انہوں نے درست کہا کہ بلوچستان کا مستقبل بندوق نہیں بلکہ آرٹیفیشل انٹیلی جنس اور ٹیکنالوجی ہے۔ آج کی دنیا علم، ہنر اور ڈیجیٹل معیشت کی دنیا ہے۔ اگر بلوچستان کے نوجوانوں کو جدید تعلیم، ٹیکنیکل تربیت اور روزگار کے مواقع فراہم کیے جائیں تو وہ نہ صرف اپنے صوبے بلکہ ملک کی ترقی میں کلیدی کردار ادا کر سکتے ہیں۔ حکومت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس سمت میں سرمایہ کاری کرے، اور موجودہ حکومت اس عزم کا اظہار کر چکی ہے۔ یہ بھی قابلِ غور ہے کہ وزیراعلیٰ نے مذاکرات کے دروازے مکمل طور پر بند نہیں کیے بلکہ واضح کیا کہ وہ قیادت کے ساتھ بات کرنے کے لیے تیار ہیں، تاہم ان عناصر سے بات نہیں ہوگی جو عام شہریوں کے قتل میں ملوث ہیں۔ یہ ایک متوازن اور اصولی مؤقف ہے۔ مکالمہ جمہوریت کا حسن ہے میڈیا سے وزیراعلیٰ کی اپیل بھی نہایت اہم ہے کہ بلوچستان کی محرومیوں اور تشدد کو الگ الگ رکھا جائے۔ مسائل کی نشاندہی اور تنقید جمہوری حق ہے، مگر دہشت گردی کو کسی بھی صورت جواز فراہم نہیں کیا جا سکتا۔ ذمہ دار صحافت کا تقاضا ہے کہ حقائق کو سیاق وسباق کے ساتھ پیش کیا جائے اور منفی پروپیگنڈے کا حصہ نہ بنا جائے۔ بلوچستان کے مسائل کا حل تشدد، نفرت اور انتشار میں نہیں بلکہ آئین، سیاسی مکالمے، ترقیاتی منصوبوں اور نوجوانوں کو بااختیار بنانے میں ہے۔ وفاقی اور صوبائی حکومتیں دہشت گردی کے مکمل خاتمے اور امن واستحکام کے قیام کے لیے مربوط حکمتِ عملی پر عمل پیرا ہیں۔ سکیورٹی فورسز کی قربانیاں، ترقیاتی منصوبوں کی پیش رفت، سرمایہ کاری میں اضافہ اور نوجوانوں کے لیے مواقع کی فراہمی اسی عزم کا عملی مظہر ہیں۔ بلوچستان کے عوام نے ہمیشہ پاکستان کے ساتھ اپنی وابستگی کا اظہار کیا ہے اور آئندہ بھی کرتے رہیں گے۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ ہم سب مل کر منفی بیانیے کو مسترد کریں، آئین کی بالادستی کو تسلیم کریں اور اپنے نوجوانوں کو اس لاحاصل جنگ سے دور رکھیں۔ امن ہی ترقی کی ضمانت ہے، اور ترقی ہی خوشحالی کا راستہ۔ ایک ایسا بلوچستان جو پرامن ہو، ترقی یافتہ ہو، اور جہاں نوجوانوں کے ہاتھوں میں کتاب، ہنر اور ٹیکنالوجی ہوی وہ راستہ ہے جو ہمیں اجتماعی طور پر اختیار کرنا چاہئے تاکہ صوبہ امن، ترقی اور استحکام کی نئی منزلوں کی طرف گامزن ہو سکے۔

CLIPPING SERVICE
DIRECTORATE GENERAL OF PUBLIC RELATIONS BALOCHSITAN
نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان
Daily: Balochistan Time Quetta
Bullet No. 6 Dated: 13 FEB 2026 Page No. 22

Focusing Quetta city

Quetta city is confronted with a flawed sewerage system, water shortage, dismal law and order situation, and the most dominant is traffic mess. Congestion of traffic has pulled the citizens into a state of great bewilderment. Roads and the public transport system were primitively designed when the city was home to a limited population. Since then, not enough improvements have been made, and the current population is over three million. For public traveling, the old uncomfortable buses are not preferred, owing to many other reasons. Consequently, the number of auto-rickshaws along with private means of transport has tremendously increased. Indeed, these narrow roads cannot absorb such massive traffic, which will result in hours lasting jams as already faced.

The traffic issue is a matter of the entire city. However, Sariab Road, Sabzal Road, Jinnah Road, Sirki Road, Jail Road, and Double Road are the pathways where people fear to drive, thinking they could be stuck in a messy traffic jam. Everywhere, long rows of vehicles are tiring, and travelers are waiting for a smooth movement. Regrettably, ambulances and other emergency vehicles are held in a rush for a long time. As a result, ambulances cannot reach the hospital during an emergency to hospitalize critical patients. Narrow roads and lack of standard public transport system are to be blamed for the subject matter. In the same way, violation of traffic rules also contributes to enlarging the tensions. The present and former governments had announced to initiate green bus service in Quetta but regrettably so far the project seems far from implementation despite that buses have been purchased which are parked in open sky. The government has also started expansion of main roads of Quetta city including that of Sabzal Road, Sariab Road and Sirki Road but regrettably the pace of work is miserably slow and it seems it would take more years to be completed.

The slow pace of construction on Sariab Road, Sirki Road and Sabzal Road has become a torment for motorists and residents of nearby areas. It is essential that the government and authorities concerned must expedite the pace of work on road expansion projects of Quetta city and provide relief to the citizens. Likewise, the government should also initiate more green bus service and disband old local buses which are no longer viable for transportation. The government must repair the traffic signals and take stern action against violators of traffic laws. The authorities should also take action against illegal rickshaws and vehicles plying in Quetta.

CamScanner

Every School Open, Every Child Welcome

Great news from Gwadar. It deserves our applause and, more importantly, our full attention. The Gwadar District Administration and the Education Department have achieved something remarkable. In the entire district of Gwadar, not a single government school is closed. Let that sink in. All 313 schools are open. From primary to higher secondary, the doors are unlocked. Teachers are teaching, and students are learning. This is not a small feat. It is a monumental step forward. Chief Minister Mir Sarfaraz Bugti rightly praised this effort. He shared the news on social media, thanking the teams on the ground. Their hard work has paid off. But his message went further. He made a promise. He said no school in Balochistan will ever close again. No child in the province will be left out of school. This is a powerful promise. For too long, closed schools have been a sad symbol of neglect. They represented broken promises to the youngest generation. Gwadar is showing that this can change. It is showing that concrete action is possible. This achievement is not just a claim. The Education Authorities have confirmed it in writing. They have issued a formal certificate. It states that every school in Gwadar is functioning. This paperwork matters. It shows accountability. It turns a goal into a verified fact. This certificate is a challenge to every other district. It sets a new standard. If Gwadar can do it, why can't others? The Chief Minister says work is moving fast to reopen inactive schools across Balochistan.

The success in Gwadar must be the blueprint. Education is the very foundation of a society's future. An open school is more than a building. It is a beacon of hope. It is a promise of a better life. For a child, it means a chance to dream. For a community, it means progress. For a province like Balochistan, it is the key to unlocking its immense potential. When a school closes, that hope dims. Children are left without structure or opportunity. Their potential fades. The whole community suffers. Keeping every school open is the first, most basic duty to our children. Gwadar has remembered this duty. Opening schools is the first step. The next step is just as crucial. We must ensure the quality of education inside those schools. We need dedicated teachers, proper learning materials, and a safe environment for students. The goal must be not just open doors, but excellent education. The commitment shown by the Gwadar administration must now be matched by sustained support. This momentum must continue.

The provincial government must provide the funds and the focus. They must turn the promise of "no closed schools" into the reality of "no child left behind." Well done, Gwadar District Administration. Well done, Education Department. You have shown what is possible with determination and hard work. You have given the children of your district a gift. You have given the whole province a model to follow. Chief Minister Bugti's vision is bold. A Balochistan where every child is in school is a brighter Balochistan for everyone. Let the success of Gwadar be the spark. Let this be the turning point. The journey of a thousand miles begins with a single step. In Gwadar, they have not just taken a step. They have run a full sprint. It is time for the rest of the province to catch up. The children of Balochistan are waiting. Their future starts today, in a classroom that is open and ready for them.

CamScanner

مذاکرات کی دعوت اور بلوچستان کا متفقہ پیغام

کوئٹہ کی سیاسی فضا میں گزشتہ دنوں جو پیش رفت سامنے آئی، وہ محض تقاریر اور اعلانات تک محدود نہیں بلکہ ایک واضح سیاسی سمت کی عکاسی کرتی ہے۔ ایک طرف وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کا کوئٹہ کا دورہ اور سیکیورٹی فورسز کے لیے دس ارب روپے کے خصوصی پیکج کا اعلان، اور دوسری طرف وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی کی مفصل تقریر جس میں انہوں نے مزاحمت کاروں کو ایک بار پھر مذاکرات کی دعوت دی اور ساتھ ہی ریاستی رٹ پر کوئی سمجھوتہ نہ کرنے کا اعلان کیا — یہ دونوں اقدامات مل کر ایک اہم قومی پیغام تشکیل دیتے ہیں۔

وزیراعلیٰ پنجاب مریم نواز کا اعلان کہ سیکیورٹی فورسز کے لیے دس ارب روپے فراہم کیے جائیں گے، دراصل بین الصوبائی یکجہتی کی ایک بڑی مثال ہے۔ انہوں نے کوئٹہ میں دو اہم تقریبات سے خطاب کرتے ہوئے اس عزم کا اظہار کیا کہ بلوچستان کے امن اور استحکام کے لیے پنجاب حکومت ہر ممکن تعاون کرے گی۔ ان کا کہنا تھا کہ دہشت گردی کے خلاف جنگ صرف کسی ایک صوبے کی نہیں بلکہ پوری قوم کی جنگ ہے۔ یہ اعلان محض مالی معاونت نہیں بلکہ ایک سیاسی پیغام بھی ہے کہ بلوچستان تنہا نہیں۔

دوسری جانب وزیراعلیٰ بلوچستان میر سرفراز بگٹی نے بلوچستان اسمبلی میں تقریباً ایک گھنٹے کی جامع تقریر میں نہایت واضح الفاظ میں کہا کہ بلوچستان کو جلد امن کی طرف لوٹانا ان کا وعدہ ہے۔ انہوں نے مزاحمت کاروں کو دعوت دی کہ وہ ہتھیار چھوڑ کر مذاکرات کی میز پر آئیں۔ تاہم انہوں نے یہ بھی دوٹوک انداز میں واضح کیا کہ ریاست کی رٹ کو چیلنج کرنے کی اجازت نہیں دی جائے گی۔ ان کے خطاب میں مفاہمت اور عزم دونوں کا امتزاج نمایاں تھا۔

اسی تناظر میں بلوچستان اسمبلی کا اجلاس بھی نہایت

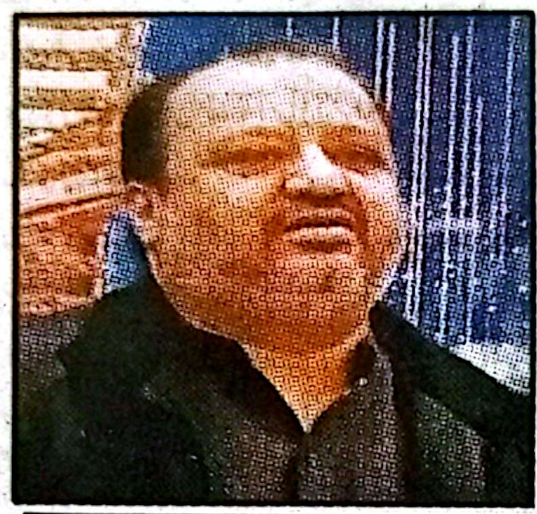

تحریر:- خلیل احمد

اہمیت کا حامل رہا، جہاں 31 جنوری کے دہشت گردی کے واقعات کے خلاف متفقہ مذمتی قرارداد منظور کی گئی۔ اس قرارداد کے حق میں اسمبلی کے مختلف اراکین نے خطاب کیا۔ تمام مقررین نے اس بات پر زور دیا کہ دہشت گردی کسی صورت برداشت نہیں کی جائے گی اور صوبے میں امن کے قیام کے لیے اجتماعی کردار ادا کرنا ہوگا۔ متفقہ قرارداد اس بات کی علامت ہے کہ سیاسی قیادت کم از کم اس معاملے پر متحد ہے۔

میر سرفراز بگٹی نے اپنی تقریر میں یہ بھی واضح کیا کہ بلوچستان کے مسائل کا حل صرف طاقت سے نہیں بلکہ مشاورت اور سیاسی عمل سے نکلے گا۔ انہوں نے عندیہ دیا کہ قبائلی عمائدین، نوابوں، سرداروں اور دیگر اسٹیک ہولڈرز سے مشاورت کا عمل آگے بڑھایا جائے گا تاکہ ایک جامع حکمت عملی تشکیل دی جا سکے۔ درحقیقت ہماری دینی و سماجی روایت بھی یہی سکھاتی ہے کہ جب حالات خراب ہوں تو مشورہ، افہام و تفہیم اور اجتماعی دانش سے راستہ نکالا جائے۔ شریعت میں بھی مشاورت کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔

لہٰذا وقت کا تقاضا ہے کہ بلوچستان کے تمام اسٹیک ہولڈرز — سیاسی قیادت، قبائلی عمائدین، مذہبی رہنما، نوجوان نمائندے اور سول سوسائٹی — سب کو ایک میز پر بٹھایا جائے۔ صرف بیانات اور قراردادیں کافی نہیں، بلکہ عملی اقدامات کا آغاز بھی ناگزیر ہے۔ ترقیاتی منصوبوں میں شفافیت، نوجوانوں کے لیے روزگار، لاپتہ افراد کے مسئلے پر سنجیدہ پیش رفت، اور قانون کی منصفانہ عملداری — یہ سب وہ عناصر ہیں جو اعتماد کی فضا پیدا کر سکتے ہیں۔

اگر وفاقی اور صوبائی حکومتیں واقعی سنجیدہ ہیں تو انہیں زمینی سطح پر ایسے اقدامات کرنے ہوں گے جن سے بلوچستان کے عوام کو محسوس ہو کہ ان کے مسائل سنے جا رہے ہیں اور ان کے حل کے لیے ٹھوس کوشش کی جا رہی ہے۔ دس ارب روپے کا اعلان ایک مثبت قدم ہے، لیکن اصل کامیابی اس وقت ہوگی جب امن اور ترقی کے آثار عام آدمی کی زندگی میں دکھائی دیں گے۔

کوئٹہ سے اٹھنے والا یہ پیغام واضح ہے: دہشت گردی کی مذمت پر مکمل اتفاق، مذاکرات کی پیشکش، اور ریاستی رٹ پر مضبوطی۔ اب ضرورت اس امر کی ہے کہ مشاورت کو عملی شکل دی جائے اور تمام اسٹیک ہولڈرز کو ساتھ لے کر ایک قابل عمل لائحہ عمل ترتیب دیا جائے۔ اگر یہ سنجیدگی برقرار رہی تو وہ دن دور نہیں جب بلوچستان واقعی امن کی طرف لوٹتا ہوا نظر آئے گا۔

CamScanner

CLIPPING SERVICE

DIRECTORATE
NERAL OF PUBLIC
TIONS BALOCHSITAN

ئا مت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily AZADI QUETTA

6

Dated: 13 FEB 2026 Page No. 2

بلوچستان میں تشدد کی نئی لہر

ڈاکٹر محمد عبداللہ اویس

معدنیات کے اعتبار سے پاکستان کا سب سے امیر صوبہ بلوچستان ایک بار پھر شدید سکیورٹی بحران، غیر ریاستی عناصر کی دہشت گردی، اور بے گناہ شہریوں کا بہتا خون دیکھ رہا ہے۔ ماہ جنوری کے آخری دن صوبے کے مختلف اضلاع میں بیک وقت پرتشدد حملے رپورٹ ہوئے، جن کی ذمہ داری ایک کالعدم دہشت گرد گروہ نے قبول کی۔ حکام کے مطابق یہ کارروائیاں ایک "کوآرڈی نیٹڈ" انداز میں کئی مقامات پر ہوئیں اور بعض علاقوں میں طویل جھڑپوں کی صورتحال رہی۔ اعداد و شمار مختلف رپورٹس میں مختلف ہیں، تاہم ذرائع کے مطابق ان جھڑپوں کے دوران جانی نقصان ہوا اور یہ حالیہ برسوں کی شدید ترین دہشت گردانہ سرگرمیوں میں سے ایک ہے۔

اس سے ایک روز قبل بھی سکیورٹی فورسز کی کارروائیوں میں بڑی تعداد میں مسلح افراد کے مارے جانے کی رپورٹس سامنے آئیں، جس سے اندازہ ہوتا ہے کہ یہ صورتحال ایک دن کا واقعہ نہیں بلکہ ایک مخصوص تسلسل میں دہشت گرد دہشت گردی شدت اختیار کر رہی ہے۔ جبکہ کچھ ہمسایہ ممالک بھی پاکستان کو غیر مستحکم کرنے میں ملوث ہیں۔

اس صورتحال میں مسئلہ "صرف سکیورٹی" نہیں بلکہ سماجی معاہدے کا بحران بھی ہے۔ کریمنالوجی کے نقطہ نظر سے ایسے بحران صرف بندوق کے زور سے ختم نہیں ہوتے، کیونکہ ان کی جڑیں اکثر ترقی کے مواقع کی کمی، تعلیمی و معاشی سہولیات سے محرومی یا ان کا فقدان، دشمن کا احساس محرومی کو ایک ہتھیار کے طور پر استعمال کرنا اور ریاست و شہری کے تعلق میں دراڑ ہونا ہوتی ہیں۔ سٹرین تھیوری ہمیں بتاتی ہے کہ جب افراد یا گروہ جائز راستوں سے باعزت روزگار، ترقی اور سماجی قبولیت تک نہیں پہنچ پاتے تو کچھ طبقات متبادل (اور کبھی پرتشدد) راستوں کی طرف مائل ہو سکتے ہیں۔ ری لیٹو ڈیپریویشن کے مطابق محرومی "حقیقی" ہو یا "غیر حقیقی"، جب وہ مستقل بن جائے تو ردِعمل میں شدت آ سکتی ہے۔ اسی لیے بلوچستان میں پائیدار امن کے لیے حکومت پاکستان کو ایک ساتھ دو کام کرنے پڑیں گے۔ ایک طرف کاؤنٹر ٹیررازم (تشدد روکنا)، دوسری طرف کاونٹر ایکسٹریمزم (تشدد پیدا کرنے والے بیانیے اور حالات کو کم کرنا)۔

یہ بھی حقیقت ہے کہ ریاستی بیانیے میں بیرونی پشت پناہی کے الزامات آتے رہے ہیں، جبکہ متعلقہ ممالک ان کی تردید بھی کرتے ہیں۔ اس لیے قومی سطح پر مضبوط اور قابل اعتماد موقف وہی ہو سکتا ہے جو ثبوت، شفافیت، اور زمینی حقائق کے ساتھ کھڑا ہوتا کہ بین الاقوامی سطح پر بھی پاکستان کا کیس مضبوط رہے اور داخلی سطح پر عوام کا اعتماد بھی بڑھے۔

کاونٹر ٹیررازم اور کاونٹر ایکسٹریمزم، دو مختلف مگر لازم راستے ہیں جس میں کاونٹر ٹیررازم کا مقصد فوری طور پر جان و مال کا تحفظ، حملہ آور نیٹ ورکس کی روک تھام، اور حساس تنصیبات کی حفاظت ہے۔ مگر صرف اسی پر رک جانا مسئلے کو "ری سائیکل" کر دیتا ہے۔ جب کہ کاونٹر ایکسٹریمزم اس خلا کو اس طرح پُر کرتا ہے کہ ریاست اور عوام میں اعتماد بحال ہو، ایسی پالیسیاں نافذ کی جائیں جو نوجوانوں کو شدت پسند بیانیے سے دور رکھیں۔ ریاستی عملداری کو "خدمت + انصاف" کی شکل میں نمایاں کیا جائے۔ پاکستان نے اسی سمت میں NACTA کے ذریعے National Prevention of Violent Extremism Policy منظور کی ہے، جس میں تعلیم، بیانیہ سازی، کمیونٹی انگیج منٹ اور ادارہ جاتی ہم آہنگی جیسے اقدامات شامل کیے گئے ہیں۔

عملی طور پر اس کا مطلب یہ ہے کہ انٹیلی جنس مضبوط کی جائے، مگر صرف ٹیکنیکل نہیں۔ لوکل کمیونٹی نیٹ ورک، اور بروقت معلومات کے ساتھ۔ سافٹ ٹارگٹس (بازار، ٹرانسپورٹ پوائنٹس، کمزور تنصیبات) کے لیے رسک میپنگ اور فوری رسپانس میکانزم بہتر ہوں۔ پولیس، لیویز اور دیگر اداروں کے درمیان حقیقی کوآرڈینیشن ہو، اور ہر واقعے کے بعد ایک مشترکہ "After Action Review" لازمی کیا جائے تاکہ غلطیاں دہرائی نہ جائیں۔ ساتھ ہی اطلاعاتی محاذ پر بروقت، مصدقہ کمیونیکیشن نہ ہو تو افواہیں خلا بھر دیتی ہیں۔ لہٰذا ذمہ دارانہ اطلاعاتی حکمت عملی، فیک نیوز کی فوری تردید، اور عوام کو اعتماد میں لینا ریاستی ذمہ داری ہے۔

شدت پسند تنظیمیں نوجوانوں کو تین راستوں سے شکار بناتی ہیں، (1) احساس محرومی کو اجاگر کر کے (2) شناخت/ہیروازم کا فریب دے کر (3) مالی یا سماجی فائدے کا لالچ۔ اس کا توڑ صرف نصیحت نہیں، موقع مہیا کرنا ہے۔ اس لیے نوجوانوں کے لیے تعلیم، ہنر، اپرنٹس شپ، مائیکرو انٹرپرائز، اور ڈیجیٹل لٹریسی کو قومی سکیورٹی کا درجہ دینا ہوگا۔ خاص طور پر سوشل میڈیا پر پروپیگنڈا، نفرت انگیزی اور جھوٹی خبروں کی پہچان/جواب دہی سکھانا، اور نوجوانوں کے لیے کھیل، لائبریری، یوتھ کلب، کمیونٹی سروس جیسے مثبت پلیٹ فارم بنانا ضروری ہے جس سے شناخت کا خلا پُر ہو اور پرتشدد بیانیہ جگہ نہ بنا سکے۔

اس سلسلے میں فوری کرنے والے کاموں میں شہریوں میں تحفظ کا احساس پیدا کرنا، حساس مقامات کی فول پروف سکیورٹی، اور متاثرہ خاندانوں کے لیے ریلیف/نفسیاتی سپورٹ کو ترجیح دینا ہے کیونکہ ریاست کی "رحمت" اور "حفاظت" دونوں ایک ساتھ نظر آنی چاہئیں۔ درمیانی مدت کے اقدامات میں پبلک سروس ڈیلیوری (صحت، تعلیم، پانی)، شکایات کے ازالے کے فعال نظام، اور پولیسنگ میں تحقیقاتی صلاحیت و تربیت اور وسائل بڑھانا ضروری ہیں۔ طویل مدتی اقدامات میں آئینی دائرے میں رہتے ہوئے سیاسی مکالمے کو ترویج دینا، وسائل کی شفاف تقسیم، مقامی سطح پر روزگار کی فراہمی، اور قانون کی حکمرانی کے ذریعے ریاست و شہری کے تعلق کو بڑھایا جا سکتا ہے۔ یہاں ایک بنیادی اصول یاد رہے کہ بلوچ عوام اور دہشت گردی کو ایک ہی فریم میں رکھنا خود ایک خطرناک غلطی ہوگی کیونکہ عوام کی اکثریت پرامن ہے اور سب سے زیادہ نقصان بھی اسی امن پسند عوام کو ہوتا ہے۔ پائیدار امن اسی وقت آئے گا جب پرامن عوام کو "شریکِ حل" سمجھا جائے، نہ کہ "مشکوک فریق"۔

بلوچستان میں حالیہ تشدد ہمیں یاد دلاتا ہے کہ سکیورٹی آپریشنز ناگزیر سہی، مگر ناکافی ہیں۔ اصل کامیابی تب ہوگی جب تشدد رکنے کے ساتھ ساتھ اعتماد بحال ہو، انصاف نظر آئے، مواقع پیدا ہوں، اور ریاست خدمت کے ذریعے اپنی موجودگی ثابت کرے۔ یہی کاونٹر ٹیررازم اور کاونٹر ایکسٹریمزم کا مشترکہ متوازن راستہ ہے اور اسی میں پاکستان اور بلوچستان دونوں کا محفوظ مستقبل ہے۔

CLIPPING SERVICE

RATE
F PUBLIC
ALOCHSITAN

نظامت اعلیٰ تعلقات عامہ
حکومت بلوچستان

Daily: MASHRIQ QUETTA

Dated: 13 FEB 2026 Page No. 26

نقل کا ناسور۔ بلوچستان کے مستقبل پر خطرناک حملہ

تحریر: سید اسلم شاہ لاجوری

بلوچستان وہ سرزمین ہے جہاں کی مٹی سے "عزمِ صمیم" کے چشمے پھوٹتے ہیں اور جہاں کے باسیوں کی جبیں پر غیرت و خودداری کا وہ تاج سجتا ہے جس کے سامنے قیصر و کسریٰ کی شان و شوکت بھی ہیچ ہے۔ مگر صد حیف! کہ آج اسی خطے کے درخشندہ مستقبل کو 'نقل گردی' کے زہریلے ناگ نے اپنی سفاک بانہوں میں جکڑ لیا ہے۔ وہ غیور نسل جس کے جلیل القدر اجداد نے کبھی طوفانوں کے سامنے سرِ تسلیم خم کرنا اپنی خودداری کے منافی سمجھا، آج اسی نسلِ نو کو اس 'نام نہاد اور بوسیدہ نظامِ تعلیم' کی بدولت مصلحتوں کی بھیک اور ذہنی شعور کی کمی میں مبتلا کر دیا گیا ہے۔ یہ نقل گردی دراصل وہ تعلیمی خودکش حملہ ہے جس کے اثرات کسی ایٹمی دھماکے سے کم نہیں۔ جب نظامِ علم کی مقدس حرمت کی نگہبان بننے کے بجائے بوٹی مافیا کی خاموش سہولت کار بن جائے، تو وہ معاشرہ فکری طور پر بانجھ اور اخلاقی طور پر یتیم ہو جاتا ہے۔ تمہاری یہ سرد مہری ارضِ بلوچستان کے غیور نونہالوں کے ساتھ غداری کے مترادف ہے، جن کے ہاتھوں میں قلم کی تلوار ہونی تھی، مگر تم نے اپنی نااہلی سے ان کے ہاتھوں میں نقل کا کاسہ تھما کر انہیں ابدی ذلت اور فکری اپاہج پن کی دلدل میں دھکیل دیا ہے۔ تمہاری بیوروکریسی کی فائلیں شاید تمہاری کوتاہیوں پر پردہ ڈال دیں، مگر ضمیر کی وہ عدالت جہاں خدا قاضی ہے، وہاں تمہارا یہ تساہل بدترین خیانت اور تعلیمی نسل کشی کے طور پر درج کیا جا رہا ہے۔ کیا تم نہیں جانتے کہ جس قوم کا تعلیمی ڈھانچہ منہدم ہو جائے، اسے کسی بیرونی حملے کی ضرورت نہیں رہتی، وہ خود اپنی جہالت کے بوجھ تلے دب کر نیست و نابود ہو جاتی ہے؟ اگر آج تم نے اپنی مصلحتوں کے بت توڑ کر اس تعلیمی خودکش حملے کے خلاف آہنی عزم کے ساتھ اعلانِ جنگ نہ کیا، تو کل تمہارے اپنے اقتدار کے ایوان بھی اسی جہالت کی تپش میں راکھ ہو جائیں گے۔ محض لفظی اشک شوئی سے یہ ناسور ختم نہیں ہوگا، اس کے لیے آہنی عزم اور انقلابی اقدامات کی ضرورت ہے

امتحانی پرچوں کی روایتی ترسیل کے بجائے انکرپٹڈ ڈیجیٹل نظام وضع کیا جائے، تاکہ عصری ٹیکنالوجی کے ذریعے پرچوں کی رازداری کو یقینی بنایا جا سکے اور کسی بھی فکری دراندازی کا راستہ روکا جا سکے۔ تمام امتحانی مراکز کو نو گنگل زون قرار دے کر وہاں جدید ترین جیمرز نصب کیے جائیں، تاکہ سوشل میڈیا کے ذریعے پھیلنے والی اس تعلیمی وبا کا قلع قمع ممکن ہو سکے۔ نقل کروانے والے گروہوں اور ان کے سہولت کاروں کو تعلیمی دہشت گرد قرار دے کر ان کا ٹرائل خصوصی سمری کورٹس میں کیا جائے، تاکہ قانون کی گرفت سے کوئی مجرم بچ نہ سکے۔ امتحانی ڈیوٹی کے لیے صرف ان اساتذہ کا انتخاب کیا جائے جن کا دامن مصلحتوں سے پاک ہو، اور کسی بھی کوتاہی پر انہیں ملازمت سے فوری برطرفی کی عبرتناک سزا دی جائے۔ رٹہ بازی کی بیخ کنی کے لیے پرچوں کو Conceptual بنایا جائے، جہاں کتاب سامنے ہونے کے باوجود جواب صرف وہی دے سکے جس کا ذہن علم کے نور سے منور ہو۔ ہر امتحانی مرکز کی نگرانی براہِ راست حکام کے دفاتر سے سی سی ٹی وی کیمروں کے ذریعے کی جائے، تاکہ شفافیت کا علم بلند رہ سکے۔ نگرانی کا عمل صرف مروجہ نظام کے سپرد کرنے کے بجائے معتبر سماجی شخصیات پر مشتمل نگران فورس کے حوالے کیا جائے۔ سالانہ امتحان کے نفسیاتی بوجھ کو بانٹنے کے لیے نمبروں کا بڑا حصہ طالب علم کی سال بھر کی کارکردگی اور اخلاقی رویے سے مشروط کیا جائے، تاکہ امتحان کا خوف نقل پر مجبور نہ کر سکے۔ مساجد، میڈیا اور سماجی جرگوں کے ذریعے نقل گردی کو ایک سنگین گناہ اور معاشرتی ناسور کے طور پر اجاگر کیا جائے تاکہ پوری قوم اس خودکش حملے کے خلاف دیوار بن جائے۔ اگر ہم نے وقت پر اس بحران کی حقیقت کو سمجھا اور اس کے تدارک کے لیے مضبوط قدم نہیں اٹھائے، تو ہمارا مستقبل ایک اندھیرے میں گم ہو جائے گا۔ بلوچستان کی سرزمین ہمیشہ سے ایثار و قربانی کا نشان رہی ہے، مگر اس مرتبہ ہمیں اس سرزمین کے لیے ایک نئی جنگ لڑنی ہے تعلیمی جنگ۔ اگر ہم اس جنگ میں کامیاب ہو جاتے ہیں، تو ہماری نسلیں ہمیشہ کے لیے روشنی کی طرف گامزن ہوں گی، ورنہ یہ زمین جہالت کے اندھیروں میں ڈوب جائے گی۔

CamScanner